علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھ کتنا عظیم ہے صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ





مفتی محمد اکرام المحسن فیضی

انجمن ضیائے طیبہ

علی رضی اللہ عنہ سے پوچھ
کتنا عظیم ہے صدّیق رضی اللہ عنہ

مؤلف

مفتی محمد اکرام المحسن فیضی

پیش کش

انجمن ضیائے طیبہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ

سلسلۂ اشاعت	:	110
نام کتاب	:	علی رضی اللہ عنہ سے پوچھ کتنا عظیم ہے صدّیق رضی اللہ عنہ مع اضافاتِ جدیدہ
مؤلّف	:	مفتی محمد اکرام المحسن فیضی
تصحیح	:	ندیم احمد ندیم نورانی
سرورق	:	محمد مدثر اکرام قادری
ضخامت	:	103 صفحات
اشاعتِ ثانی	:	جنوری 2023ء / جُمادی الآخرہ 1444ھ

۞..........ناشر..........۞

ضیائی دارالاشاعت، انجمن ضیائے طیبہ

فہرست

انتساب

بحضور

افضل البشر بعد الانبیاء۔۔۔یارِ غارِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہء اوّل۔۔۔امیر المومنین

سیّدنا صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ

......اور......

میرے مرشدِ کریم

امام العارفین.....سلطان الکاملین.....قدوۃ السالکین.....زبدۃ العارفین

..........پیر طریقت.....رہبر شریعت.....سیدی وسندی.....

حضرت علامہ خواجہ غلام یاسین شاہ جمالی رحمۃ اللہ علیہ

سگِ کوچہء اہلِ بیتِ نبوّت کا ادنیٰ پابوس

محمد اکرام المحسن غفرلہٗ

پیش گفتار

اَللّٰہُ رَبُّ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا
نَحْنُ عِبَادُ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا

قارئین محترم! خلیفۂ اوّل سیّدنا ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ، اوّلیات، بلند درجات، فضل وکمالات اور دینی خدمات کے باعث ملّتِ اسلامیہ کی عقیدتوں کا مرکز و محور ہیں۔

ہماری کیا حیثیت؟ اور کیا بساط کہ ہم انہیں خراجِ عقیدت پیش کریں، اور اگر یہ جسارت اور ہمت کر بھی لیں، تو کن لفظوں میں نذرانۂ عقیدت پیش کریں؟ کہ تمام لغات میں الفاظ وکلمات کی کثرت اور متنوّع ندرت کے باوجود، کاسۂ تکلّم بھی خالی اور کشکولِ قلم بھی خالی، زباں گنگ اور قلم بھی خشک۔ سیّدنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی..... عظیم..... قد آور..... پیکرِ محبّت..... ذات کو لغت میں محدود و محصور نہیں کیا جاسکتا۔ لغت میں اظہار کی قوت ہوتی ہے اور دنیا میں زبان وبیان کی ندرت کے ذریعے اُسی ذات کو بیان کیا جاسکتا ہے۔ جو طالب دنیا ہو،

جو اپنے دامن میں دنیا سمیٹنا چاہتا ہو۔ طالبِ دنیا کی متجسس بصارت میں طمعِ دنیا کا سرمہ لگا ہوتا ہے اور جس کی بصارت حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کی چمک ودمک سے ضیاپاش ہو، تو پھر کیوں سفلی بودوباش ہو؟ جس کی آنکھوں میں ہمہ وقت مظہرِ خدا کا نظارہ ہو..... اور وہ خود سراپا محبّت کا استعارہ ہو..... جس نے عشق میں گھر بار سب نثارا ہو..... اور جس کی رضا کی طلب میں اللہ تعالیٰ نے پکارا ہو..... ہاں ہاں..... جی ہاں..... ابو بکر رضی اللہ عنہ ایسے ہی ہیں، جو سوچتے ہیں، قسمت بنادی جاتی ہے، جو بولتے ہیں، تو نصیب بنتا ہے، جو عمل کرتے ہیں تو مقدّر تشکیل پاجاتا ہے۔ سیّدنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ سب سے پہلے اُمّتی ہیں اور اُمّت کے تمام شعبہ جات وجہات میں اوّلیت کا تاج انہی کے سر ہے، اوّلیت اولیات میں سے یہ امر بھی اوّل واولیٰ ہے کہ "نظامِ اسلام" کے فرائض وواجبات کے اعلان ونفاذ سے پہلے "ادائیگی کا سہرا" حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ ہی کے سر ہے۔ اس اجمال کی تفصیل یوں ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسے اپنی دوستی ورفاقت کے لیے منتخب فرمایا، اللہ تَعَالٰی جَلَّ شَانُہٗ نے اسی ابو بکر کے عہدِ طفولیت سے ہی مثالی واسلامی شخصیت کی تعمیر ایسی فرمائی کہ:

فرضیتِ نماز سے قبل...... نماز ادا کرنے والے..... ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ

فرضیتِ زکوٰۃ سے قبل..... زکوٰۃ ادا کرنے والے..... ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ

فرضیتِ روزہ سے قبل..... روزہ رکھنے والے..... ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ

فرضیتِ امر بالمعروف سے قبل..... تبلیغ کرنے والے..... ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ

فرضیتِ جہاد سے قبل..... جہاد ادا کرنے والے..... ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ

اور یہ بھی شانِ اوّلیت ہی ہے:

حکمِ حرام سے قبل..... شراب سے بچنے والے..... ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ

حکمِ حرام سے قبل..... زنا سے بچنے والے..... ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ

حکمِ حرام سے قبل..... ظلم سے بچنے والے ..... ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ

حکمِ حرام سے قبل..... کذب سے بچنے والے..... ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ

حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ کے "ایمان" اور ماضی وحال و مستقبل کی مجموعی ملّتِ اسلامیہ کے ایمان کا تناسب یہ ہے کہ اگر ہم فرض کریں کہ ہجری تقویم کی پہلی صدی کے اختتام تک ملّتِ اسلامیہ کی آبادی 50 کروڑ تھی یہ ممکن ہے اس لیے کہ بنو امیہ کے خلیفۂ راشد حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے دورِ خلافت کا رقبہ جغرافیۂ عالم کے 40 فیصد کے مساوی تھا، اس شرح کی مناسبت سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ پیدائش کے اضافہ اور اَموات سے کمی کے باعث اور تبلیغِ اسلام کے نتیجے میں اقوامِ عالم میں سے جوق در جوق قبولِ اسلام کی وجہ سے ملّتِ اسلامیہ کی آبادی، صدی بہ صدی بڑھتی رہی ہے؛ جب کہ عددی اعتبار سے یہ شرح سامنے آتی ہے کہ پہلی صدی کے اختتام پر 50 کروڑ، ہر صدی میں اضافہ 7 کروڑ، تیرہ صدیوں میں اضافہ 91 کروڑ اور آج پندرھویں صدی کے ربعِ اوّل تک ایک ارب چالیس کروڑ مسلمان کُل جغرافیۂ عالم میں آباد ہیں۔ ان تمام مسلمانوں

کے ایمان کے مقابلے میں ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ کا ایمان وزنی ہے۔ یعنی ہر صدی میں مسلمانوں کے ایمان سے وزنی وبھاری ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ کا ایمان ہے۔ ایمان کے ضمن میں فراست، تدبّر، عقل وشعور اور معاملہ فہمی، ان تمام شعبوں میں بھی حضرت سیّدنا ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ کل ملّتِ اسلامیہ کی مجموعی ذہانت، فراست اور عقل وشعور سے بڑھ کر ہیں، گویا اللہ تعالیٰ کی نشانی ہیں۔

قارئینِ محترم ! اس اجمال کی تفصیلی طوالت رقم کرنے کے بجائے صرف اتنا عرض کرنے پر اکتفا چاہتا ہوں کہ واقعۂ ہجرت کے بعد رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں آباد یہودیوں کے تین بڑے بڑے قبائل سے باوقار وخوش گوار معاملات استوار کرنے کے لیے اختیار دیا ہے اور سیّدنا ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ نے ایک مضمون تحریر کیا جو فقط ایک ورق پر مشتمل "میثاقِ مدینہ" سے معروف ہے۔ اس معاہدے پر یہودیوں کے تینوں قبائل کے سرداروں اور پیارے آقا کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے دستخط فرمائے۔ اسی معاہدے کی بعض دفعات کی خلاف ورزی کرنے کے نتائج میں پانچ برسوں کی قلیل مدّت میں تینوں قبائل یہود، مدینۃ المنورہ سے جلاوطن کردیے گئے اور مدینۃ المنورہ یہود کی ریشہ دوانیوں سے ہمیشہ کے لیے پاک وصاف ہو گیا، جب کہ یہ یہودی قبائل گزشتہ دس صدیوں سے یہاں آباد تھے۔

اللہ اللہ کیا تھا؟ کلکِ صدّیق کا وقار

آج ڈیڑھ ارب کی ملّتِ اسلامیہ کے دانش وروں، حکمرانوں، مفکروں، صحافیوں اور فہیموں کی کثرت نیز ان کی تنظیمات کی کثرت، اسلامی سربراہ کانفرنس، عرب لیگ، اسلامی وزرائے خارجہ کانفرنس، رابطۃ العالم الاسلامی، مؤتمر عالم اسلامی، مسلم رائٹرز آرگنائزیشن، مسلم ہیڈز، ورلڈ فیڈریشن آف اسلامک مشن، ورلڈ اسلامک مشن، انٹرنیشنل مسلمز کونسل، دی اسلامک سپریم کونسل آف امریکہ، فلسطین بریشن آرگنائزیشن، حماس، الفتح وغیرہ وغیرہ کے ہوتے ہوئے یہودی گزشتہ ساٹھ برسوں سے مسلم جغرافیہ فلسطین پر قابض ہیں اور ان کے خلاف اقوامِ متحدہ (UNO) میں بھی پیش کی جانے والی قرار دادوں کی فائلیں اس قدر کثرت سے ہیں کہ ان اوراق کا ڈھیر "ماؤنٹ ایوریسٹ" کی چوٹی کے برابر ہونے کا قیاس غلط نہ ہوگا اور اگر پھیلا دیا جائے تو کراچی سے اسرائیل کے مرکز تل ابیب تک کا علاقہ کاغذوں کی سڑک کی صورت اختیار کر جائے۔

لہٰذا مجھے کہنے دیجیے کہ:

ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ایمان.......... اربوں مسلمانوں کے ایمان سے اعلیٰ

ابو بکر رضی اللہ عنہ کا شعور.......... اربوں مسلمانوں کے شعور سے اعلیٰ

ابو بکر رضی اللہ عنہ کا وجدان.......... اربوں مسلمانوں کے وجدان سے اعلیٰ

ابو بکر رضی اللہ عنہ کا فہم.......... اربوں مسلمانوں کے فہم سے اعلیٰ

ابو بکر رضی اللہ عنہ کا قلم.......... اربوں مسلمانوں کے قلم سے اعلیٰ

سبحان اللہ.........سبحان اللہ.........سبحان اللہ

فاضلِ جلیل، مفتیِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اکرام المحسن فیضی مدّظلہ العالی نے سیّدنا ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ کے فضائل ومَناقب اور محامد ومراتب کا ایسا گلدستہ ترتیب دیا ہے جس کے ہر پھول اور کلیوں کو انہوں "علیِ مرتضیٰ" کے لبِ رنگیں وشیریں کی نچھاور سے چُنا ہے۔

فقیر راقم کی دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس رسالے کو قبولِ عامّہ عطا فرمائے اور اسے انجمن ضیائے طیبہ کے تمام اراکین کے لیے ذریعۂ مغفرت بنائے۔ آمین!

سگِ در گاہِ مفتیِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ
خادم العلما احقر نسیم احمد صدّیقی نوری غُفِرَلَہٗ
خادم (انجمن ضیائے طیبہ)

تقریظ

شیخ الحدیث، استاذ العلما حضرت علامہ **حافظ عبد الستار سعیدی** دامت بر کاتہم العالیۃ

شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین o

اما بعد:

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اکرام المحسن فیضی مدظلہ العالی **ایک وسیع المطالعہ اور سریع القلم نوجوان عالم ہیں۔**

آپ کی تازہ کاوش بعنوان "علی سے پوچھ کتنا عظیم ہے صدّیق" باصرہ نواز ہوئی، جس میں آپ نے سیّدنا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ورضی اللہ تعالیٰ عنہ **کے فرامین وارشادات سے سیّدنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی افضلیت بہترین انداز میں واضح فرمائی ہے۔**

اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کے قلم وعلم میں مزید برکتیں عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین علیہ الصلاۃ والتسلیم وعلیٰ الہٖ واصحابہ اجمعین!

عبد الستار سعیدی

۲۹/ جولائی ۲۰۱۰ء

علی رضی اللہ عنہ سے پوچھ کتنا عظیم ہے صدّیق رضی اللہ عنہ

جو تنگ ذہن ہو یہ اس کے بس کی بات نہیں
علی رضی اللہ عنہ سے پوچھ کتنا عظیم تھا صدّیق رضی اللہ عنہ

الحمد للہ و کفی والصلاۃ والسلام علی من کان نبیا وآدم بین الطین والماء وعلٰی اٰلہٖ الطیبین واصحابہ الطاھرین لاسیما علی الصدیق والمرتضی وعلی اولیاء امتہ وعلماء ملتہ لاسیما علی الامام الاعظم والغوث الاعظم وسلطان الھند والامام احمد رضا۔

اما بعد!

سایۂ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم مایۂ اصطفا
عزّ و نازِ خلافت پہ لاکھوں سلام
یعنی اُس افضل الخلق بعد الرسل
ثانی اثنینِ ہجرت پہ لاکھوں سلام
اصدق الصادقیں سیّد المتقیں
چشم و گوشِ وزارت پہ لاکھوں سلام

درس گاہِ نبوّت کے پہلے طالبِ علم حضرت سیّدنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی افضلیت واوّلیت پر ائمۂ شریعت و طریقت رحمھم اللہ تعالٰی کا اتفاق و اجماع ہے

جس کا سبب ان کے ایمان کے وزن کی زیادتی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لو وزن ایمان ابی بکر بایمان الناس لرجح ایمان ابی بکر۔

یعنی اگر ابو بکر کے ایمان اور باقی تمام لوگوں کے ایمان کا وزن کیا جائے تو اکیلے ابو بکر کے ایمان کا وزن سب پر بھاری ہو گا۔[1]

اوران کے ایمان کے وزن کی زیادتی کا سبب ان کا عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور تعظیم و توقیر مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

ایک مرتبہ نماز پڑھاتے ہوئے جب صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے محسوس فرمایا کہ سرکار علیہ الصلاۃ والسلام **دورانِ نماز مسجد میں تشریف لائے ہیں تو مصلیٰ سے پیچھے ہٹ گئے حضور** علیہ الصلاۃ والسلام **نے ہاتھ کے اشارے سے مصلیٰ پر ہی رہنے کا فرمایا مگر حضرت صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹ آئے بعدِ نماز، عالمِ ماکان ومایکون نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا سبب دریافت فرمایا تو حضرت صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی:**

---

[1] فضائل الصحابة للامام احمد بن حنبل، ج ۱، ص ۴۱۸، مطبوعہ مؤسسة الرسالة، **بیروت ، لبنان**؛ کتاب السنة لابن الخلال، **ج ۴ ص ۴۴، مطبوعہ** دار الرایة ، **ریاض**؛ شعب الایمان، ج ۱، ص ۱۴۳، **مطبوعہ مطبوعہ** مکتبة الرشد، **ریاض**؛ الابانة الکبری لابن بطة، **ج ۲، ص ۸۵۶، مطبوعہ** دار الرایة، **ریاض**؛ مسند الفاروق لابن کثیر، **ج ۳، ص ۱۰۰، مطبوعہ** دار الفلاح، **فیوم ، مصر**؛ اتحاف السادة المتقین للزبیدی، **ج ۱، ص ۳۲۳، ج ۷، ص ۵۷۲**، المغنی عن حمل الاسفار للعراقی، **ج ۱، ص ۵۲**؛ الکامل لابن عدی، **ج ۴، ص ۱۵۱۸**؛ الدرر المنتشرة فی الاحادیث المشتھرة للسیوطی، **ص ۱۳۳**، موسوعة اطراف الحدیث النبوی الشریف، **ج ۶، ص ۷۸۸، طبع** دار الکتب العلمیة، **بیروت، لبنان۔**

ما کان لابن ابی قحافة ان یقدم بین یدی رسول اللہ ﷺ

ابو قحافہ کے بیٹے کی کیا مجال کہ حضور کو پیٹھ کر کے نماز پڑھائے۔ [1]

اور جب سرکار علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنی تین پسندیدہ چیزوں کا ذکر فرمایا تو حضرت صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے بھی تین چیزوں کو پسند فرمایا، جس میں پہلی چیز جو ذکر فرمائی:

النظر الی وجھك یارسول اللہ ﷺ [2]

میری نظر ہو آپ کا چہرۂ انور ہو۔

اسی وجہ سے حدیث شریف میں آیا:

لابکثرۃ الصلاۃ ولا بکثرۃ الصیام ولکن بشیء وقر فی صدرہ [3]

---

[1] صحیح بخاری ج۱، ص۱۳۷، رقم الحدیث: ۶۸۴ مطبوعہ دار طوق النجاۃ، بیروت، لبنان؛ سنن ابو داؤد، ج۱، ص۲۴۷، رقم الحدیث: ۹۴۰، مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ، بیروت، لبنان؛ صحیح مسلم ج۱، ص۳۱۶، رقم الحدیث: ۱۰۲، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان؛ مسند احمد، ج۳۷، ص۴۶۵، رقم الحدیث: ۲۲۸۰۷، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، لبنان؛ صحیح ابن حبان، ج۶، ص۳۶، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، لبنان؛ مؤطا امام مالک ج۲، ص۲۲۷، مطبوعہ مؤسسۃ زید بن سلطان النھیان، ابو ظبی؛ صحیح ابن خزیمہ، ج۳، ص۵۸، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان۔

[2] المواھب اللدنیۃ مع شرح العلامۃ الزرقانی، ج۶، ص۳۷۵، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۔

[3] تفسیر ابن رجب الحنبلی، ج۲، ص۵۵۶، مطبوعہ دار العاصمۃ، ریاض؛ بحر الفوائد المشھور بمعانی الاخبار، ج۱، ص۲۷۶، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان؛ احیاء

کہ صدّیق کو تم لوگوں پر فضیلت اس کے کثرتِ صوم وصلوٰۃ کی وجہ سے نہیں بلکہ اس دل میں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو سمندر موجیں مار رہا ہے اس وجہ سے ہے۔

حضرت سیّدنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے فضائل کا یہ مختصر مجموعۂ احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بروایتِ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور مرویاتِ مرتضوی رضی اللہ عنہ پر مشتمل ہے۔

اُمّت میں سب سے افضل:

۱} حضرت سیّدنا مولا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبریل (علیہ السلام) میری خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے پوچھا:

من یھاجر معی قال ابوبکر وھو یلی امر امتك من بعدك وھو افضل امتك۔

میرے ساتھ ہجرت کون کرے گا جبریل نے جواب دیا ابو بکر اور وہ آپ کے بعد آپ کی امّت کے والی ہیں اور آپ کی اُمّت میں سب سے افضل ہیں۔[1]

علوم الدین مع اتحاف السادۃ المتقین للزبیدی، ج۱، ص۲۹۲، مطبوعۂ دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۔

[1] کنزالعمال، جزء۱۱، ص۲۵۱، رقم الحدیث: ۳۲۵۸۵، طبع دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان؛ مسندالفردوس، رقم الحدیث:۱۶۳۱، ج ۱، ص ۴۰۴ مطبوعۂ دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان؛ مجموعۃ اجزاءحدیثیۃ، ج ۲، ص۲۹۷، مطبوعۂ دار الخراز، جدہ، تاریخ دمشق، ج۳۸، ص۱۶۸، مطبوعۂ دار الفکر، بیروت، لبنان۔

تقدیم صدّیق:

۲} حضرت سیّدنا مولا علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

سالت اللّٰہ ان یقدمك ثلاثا فابی علی الا تقدیم ابی بکر۔

میں نے اللہ تعالیٰ سے آپ کو مقدّم کرنے کے لیے تین بار عرض کیا مگر اللہ تعالیٰ نے ابو بکر ہی کو مقدّم کرنے کا فرمایا۔[۱]

مالِ ابو بکر رضی اللہ عنہ فائدہ مند:

۳} حضرت مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

رحم اللہ ابا بکر زوجنی ابنته وحملنی الی دارالھجرۃ واعتق بلالا من ماله ومانفعنی مال فی الاسلام ما نفعنی مال ابی بکر۔

اللہ تعالیٰ ابو بکر پر رحم فرمائے اس نے اپنی بیٹی میری زوجیت میں دی اور مجھے سوار کرا کے دارالہجرت لے گئے اور اپنے مال سے بلال رضی اللہ عنہ کو آزاد

[۱] کنزالعمال، جزء ۱۱، ص ۲۵۵، رقم الحدیث: ۳۲۶۳۴ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ، لبنان؛ الصواعق المحرقۃ، ص ۳۵، ۳۶، طبع مکتبۂ مجیدیہ، ملتان؛ زوائد تاریخ بغداد علی الکتب الستۃ، ج ۸، ص ۳۶، مطبوعہ دار القلم، دمشق، شام؛ الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، ج ۱، ص ۱۸۸، مطبوعہ دار المعرفۃ، بیروت، لبنان۔

کرایا اور اسلام میں ابو بکر کے مال نے جو مجھے فائدہ دیا کسی اور کے مال نے نہیں دیا۔[۱]

جبریل و میکائیل کی معیت:

۴} حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو یوم بدر حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مع احد کما جبریل و مع الآخر میکائیل۔

یعنی تم میں سے ایک کے ساتھ جبریل علیہ السلام اور دوسرے کے ساتھ میکائیل ہے۔[۲]

---

[۱] سنن الترمذی، ج۶، ص۷۵، رقم الحدیث:۳۶۷۱ مطبوعہ دار الغرب الاسلامی، بیروت، لبنان؛ السنۃ لابن ابی عاصم، ج۲ ص۵۷۷ رقم الحدیث:۱۲۳۲ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت، لبنان؛ مسند البزار، ج۳، ص۱۵ رقم الحدیث:۸۰۶ مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم، مدینہ منورہ، شرح اصول اعتقاد اھل السنۃ والجماعۃ ج۷ ص۱۳۵۳ رقم الحدیث ۲۴۲۲ مطبوعہ دار طیبہ حجاز، مسند ابویعلی ج۱ ص۴۱۸ رقم الحدیث:۵۵۰ مطبوعہ دار المامون للتراث دمشق، الصواعق المحرقۃ ص۱۷، طبع مکتبہ مجیدیہ ملتان۔

[۲] مستدرک علی الصحیحین ج۳ ص۷۲ رقم الحدیث:۴۴۳۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان، مسند امام احمد ج۲ ص۴۱۱ رقم الحدیث:۱۲۵۷ مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، لبنان، مصنف ابن ابی شیبہ ج۶ ص۳۵۱، رقم الحدیث :۳۱۹۵۴ مطبوعہ مکتبۃ الرشد ریاض، مسند البزار ج۲ ص۳۰۳ رقم الحدیث:۷۲۹ مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم، مدینہ منورہ، الاحادیث المختارۃ للمقدسی ج۲ ص۳۳۳ رقم الحدیث :۶۳۳ مطبوعہ دار خضر بیروت، لبنان، الصواعق المحرقۃ

جنّت میں بوڑھوں کے سردار:

۵} حضرت علی، حضرت انس، حضرت جابر اور حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سیّدا کھول اھل الجنة من الاولین والآخرین الا النبیین والمرسلین لا تخبرھما یا علی یعنی ابا بکر و عمر۔

یعنی انبیا اور مرسلین کے علاوہ ابوبکر اور عمر اوّلین اور آخرین اہل جنّت کے بوڑھوں کے سردار ہیں۔ اے علی! آپ ان کو خبر نہ دینا۔ [١]

امّت میں بہتر:

٦} حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

خیر امتی بعدی ابوبکر و عمر۔

ص ٧٦ طبع مکتبہ مجیدیہ ملتان، کنز العمال جزء ١١ ص ٢٥٦ رقم الحدیث: ٣٢٦٣٨ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان۔

[١] سنن الترمذی ج ٦ ص ٥٢ رقم الحدیث: ٣٦٦٥ مطبوعہ دار الغرب الاسلامی بیروت، لبنان، سنن ابن ماجۃ ج ١ ص ٣٦ رقم الحدیث: ٩٥ مطبوعہ دار احیاء الکتب العربیۃ بیروت، لبنان، مسند امام احمد ج ٢ ص ٤٠ رقم الحدیث: ٦٠٢ مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، لبنان، مصنف ابن ابی شیبہ ج ٦ ص ٣٥٠ رقم الحدیث: ٣١٩٤١ مطبوعہ مکتبۃ الرشد ریاض، الصواعق المحرقۃ ص ٧٧، ٧٨ طبع مکتبہ مجیدیہ ملتان، کنز العمال جز ١١ ص ٢٥٧ رقم الحدیث: ٣٢٦٥١ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان۔

میرے بعد میری امّت کے بہترین آدمی ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ [1]

قیامت تک کے مسلمانوں کا ثواب:

۷} حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یاابابکر ان اللہ اعطانی ثواب من اٰمن بی منذ خلق آدم الی ان بعثنی وان اللہ تعالیٰ اعطاك یا ابا بکر ثواب من آمن بی منذ بعثنی الی یوم القیامۃ۔

اے ابو بکر! بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر میرے مبعوث ہونے تک جو مجھ پر ایمان لایا اس کا ثواب عطا فرمایا اور ابو بکر آپ کو میرے مبعوث ہونے سے لے کر قیامت تک جو مجھ پر ایمان لائے گا اس کا ثواب عطا فرمایا۔ [2]

---

[1] تاریخ مدینۃ دمشق ج۱۷ص۳۴۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان، جامع صغیر سیوطی رقم الحدیث:۴۰۵۲،الصواعق المحرقۃ ص۸۷ طبع مکتبہ مجیدیہ ملتان۔

[2] فضائل الصحابۃ للامام احمد بن حنبل ج۱ص ۴۳۴رقم الحدیث :۶۸۹مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، لبنان،المجالسۃ و جواھر العلم ج۸ص ۲۹۴رقم الحدیث:۳۵۶۳مطبوعہ دار ابن حزم بیروت ، لبنان، تاریخ بغداد ج۵ص ۲۵۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت ، لبنان ،تاریخ مدینۃ دمشق ج ۳۰ص۱۱۸ مطبوعہ دار الفکر بیروت ، لبنان ، کنزالعمال جزء ۱۱ص۲۵۶رقم الحدیث:۳۲۳۶۹مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت، لبنان۔

افضلیتِ صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ:

۸} حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ماولد فی الاسلام مولود ازکی ولااطھر ولا افضل من ابی بکر وعمر۔

جو بچہ بھی اسلام میں پیدا ہوا وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ پاک اور افضل نہیں۔ [1]

صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ کی دنیا سے بے رغبتی:

۹} حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنْ تُوَلُّوا أَبَا بَكْرٍ تَجِدُوهُ زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا، رَاغِبًا فِي الْآخِرَةِ، وَإِنْ تُوَلُّوا عُمَرَ تَجِدُوهُ قَوِيًّا أَمِينًا لَّا تَأْخُذُهُ فِي اللهِ تَعَالَىٰ لَوْمَةُ لَائِمٍ، وَإِنْ تُوَلُّوا عَلِيًّا تَجِدُوهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا يَسْلُكُ بِكُمُ الطَّرِيقَ۔

اگر تم ابو بکر کو والی بناؤ گے تو تم انہیں دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرنے والا اور آخرت میں رغبت رکھنے والا پاؤ گے اور اگر عمر رضی اللہ عنہ کو والی بناؤ گے تو انہیں ایسا

---

[1] تاریخ مدینۃ دمشق ج ۴۴ ص ۱۹۶ مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان، مسند الفردوس دیلمی ج ۴ ص ۱۱۸ رقم الحدیث: ۶۳۶۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیرت، لبنان، کنز العمال ج ۱۱ ص ۲۵۹ رقم الحدیث: ۳۲۶۸۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان۔

قوی اور امین پاؤ گے جسے اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت اپنی گرفت میں نہیں لے سکتی اور اگر تم علی کو والی بناؤ گے تو انہیں ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والا پاؤ گے جو تمہیں سیدھے راستے پر چلائے گا۔[1]

چار یاروں سے محبّت:

۱۰} حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں ارشاد فرمایا:

يا علي إن الله أمرني أن اتخذ أبا بكر وزيرا، و عمر مشيرا وعثمان سندا، وإياك ظهيرا، أنتم أربعة فقد أخذ الله ميثاقكم في أم الكتاب، لا يحبكم إلا مؤمن ولا يبغضكم إلا فاجر، أنتم خلائف نبوتي، وعقدة ذمتي، وحجتي على أمتي، لا تقاطعوا، ولا تدابروا، ولا تعاقوا۔

اے علی! مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ میں ابو بکر کو وزیر، عمر کو مُشیر، عثمان کو سہارا اور تجھے اپنا مدد گار بناؤں، پس اللہ تبارک وتعالیٰ نے تم چاروں کے متعلق اُم الکتاب میں وعدہ لیا ہے کہ تُم سے محبّت نہیں کرے گا مگر مومن اور تم سے بغض

[1] المستدرك على الصحيحين ج ۳ ص ۷۳ رقم الحديث:۴۴۳۴، مطبوعہ دار الكتب العلمية بيروت، لبنان، مسند امام احمد ج ۲ ص ۲۱۴ رقم الحديث: ۸۵۹، مطبوعہ مؤسسة الرسالة بيروت، لبنان، مسند بزار ج ۳ ص ۳۲ رقم الحديث: ۷۸۳ مطبوعہ مكتبة العلوم والحكم، مدينہ منورہ، الاحاديث المختارة للمقدسی ج ۲ ص ۸۶ رقم الحديث :۴۶۳ مطبوعہ دار خضر بيروت، لبنان، كنز العمال جزء ۱۱ ص ۲۹۰ رقم الحديث: ۳۳۰۷۴ مطبوعہ دار الكتب العلمية بيروت، لبنان۔

نہیں رکھے گا مگر فاجر، تم میری نبوت کے خلفاء ہو میرے ذمہ کی بیعت لینے والے ہو اور میری اُمّت پر حجت ہو۔ میری اُمّت کے لوگ نہ تم سے مقاطعہ کریں نہ تم سے مُنہ پھیریں اور نہ تمہاری نافرمانی کریں۔[۱]

چودہ(۱۴) نجباء:

۱۱} حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ کُلَّ نَبِیٍّ أُعْطِیَ سَبْعَةَ نُجَبَآءَ رُفَقَآءَ أَوْ رُقَبَآءَ وَأُعْطِیْتُ أَنَا أَرْبَعَةَ عَشَرَ، قُلْنَا: مَنْ هُمْ؟ قَالَ، أَنَا وَابْنَایَ، وَ جَعْفَرُ، وَحَمْزَةُ، وَأَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ، وَبِلَالٌ، وَسَلْمَانُ، وَعَمَّارٌ، وَالْمِقْدَادُ، وَحُذَیْفَةُ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ۔

ہر نبی کو سات نجیب ورفیق عطا فرمائے گئے یا فرمایا رقباء عطا فرمائے گئے اور مجھے چودہ(۱۴) عطا فرمائے گئے ہیں، ہم نے عرض کی: وہ کون ہیں؟

حضرت علی نے فرمایا: میں، میرے دونوں بیٹے، جعفر، حمزہ، ابو بکر، عمر، مصعب بن عمیر، بلال، سلمان، عمّار اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم۔[۲]

[۱] کنز العمال جزء۱۱ص۲۸۹رقم الحدیث:۳۳۰۶۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان، فضائل الخلفاء الراشدین لابی نعیم الاصبہانی ج۱ص۱۸۰رقم الحدیث:۲۳۵ مطبوعہ دار البخاری، مدینہ منورہ، الرّیاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، ج۱ص۴۱ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان۔

[۲] سنن الترمذی ج۶ص۱۳۰رقم الحدیث:۳۷۸۵، مطبوعہ دار الغرب الاسلامی بیروت، لبنان، مسند امام احمد ج۱ص۴۵۸رقم الحدیث:۶۶۶ مطبوعہ دار الحدیث، قاہرہ، مصر، المعجم الکبیر

چار یاروں کی فضیلت:

۱۲} حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

رَحِمَ اللّٰهُ أَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِي ابْنَتَهُ، وَحَمَلَنِي إِلَى دَارِ الْهِجْرَةِ، وَأَعْتَقَ بِلاَلاً مِّنْ مَّالِهِ، رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ، يَقُولُ الْحَقَّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا، تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهُ صَدِيقٌ، رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ، تَسْتَحْيِيهِ الْمَلاَئِكَةُ، رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا، اللّٰهُمَّ أَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ۔

اللہ تعالیٰ ابو بکر رضی اللہ عنہ پر رحمت کرے، اُس نے اپنی بیٹی کو میری زوجیت میں دیا، اور مجھے دارِ ہجرت تک لے کر آیا اور غار میں میرا ساتھی بنا اور اپنے مال سے اِس نے بلال رضی اللہ عنہ کو آزاد کروایا۔ اللہ تعالیٰ عمر رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے وہ حق کہتا ہے اگرچہ تلخ ہو، اُس نے اپنا حق اور اپنا پیارا مال چھوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ عثمان رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے، اُس سے ملائکہ حیاء کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ علی رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے، الٰہی! جدھر وہ جائے اُس طرف حق کو پھیر دے۔[1]

للطبرانی ج۶ص۲۱۵رقم الحدیث:۶۰۴۷مطبوعہ مکتبۃ ابن تیمیہ قاہرہ، مصر،الاحاد والمثانی لابن ابی عاصم ج۱ص۱۸۹رقم الحدیث:۲۴۴، مطبوعہ دار الرایۃ، ریاض، الرّیاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ،ج۱ص۳۴، ۳۳مطبوعہ دار المعرفۃ، بیروت، لبنان۔

[1] سنن الترمذی ج۶ص۵۷رقم الحدیث:۳۷۱۴مطبوعہ دار الغرب الاسلامی بیروت، لبنان، السنۃ لابن ابی عاصم ج۲ص۵۸۰رقم الحدیث:۱۲۴۶مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت، لبنان، مسند البزار ج۳ص۵۱رقم الحدیث:۸۰۶مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم، مدینہ منورہ، المعجم

کُل خیر کے جامع:

۱۳} حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الخیر ثلث مائۃ وسبعون خصلۃ اذا اراد اللہ بعبد خیرا جعل فیہ واحدۃ منھن فدخل بھا الجنۃ. قال فقال ابوبکر یارسول اللہ ھل فی شیء منھا قال نعم جمع من کل۔

خیر تین سوستر خصائل پر مشتمل ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اُسے ان میں سے کوئی ایک خصلت عطا فرمادیتا ہے جس کے ساتھ اُسے جنّت میں داخل فرماتا ہے، حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس میں سے کوئی چیز مجھ میں ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ہاں آپ میں سب جمع ہیں۔ [1]

مقامِ صدّیق رضی اللہ عنہ:

۱۴} حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑے تھے، اتنے میں حضرت سیّدنا ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الاوسط للطبرانی ج۶ص۹۵ رقم الحدیث :۵۹۰۶ مطبوعہ دار الحرمین قاہرہ، مصر، فضائل الخلفاء الراشدین لابی نعیم الاصبہانی ج۱ص۷۶ ارقم الحدیث ۲۳۰ مطبوعہ دارالبخاری، مدینہ منورہ، مسند ابویعلی الموصلی ج۱ص۴۱۸ رقم الحدیث ۵۵۰ مطبوعہ دار المامون للتراث، دمشق، شام، الرّیاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، ج۱ص ۴۲ مطبوعہ دار المعرفۃ، بیروت، لبنان۔

[1] الرّیاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، ج۱ص ۱۶۰ مطبوعہ دار المعرفۃ، بیروت، لبنان، تاریخ الخلفاء ص۴۸ مطبوعہ دار الارقم بیروت، لبنان۔

نے آگے بڑھ کر ان سے مصافحہ فرمایا پھر گلے لگا کر آپ رضی اللہ عنہ کے چہرے کو بوسہ دیا اور حضرت سیّدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا:

یا ابا الحسن منزلۃ ابی بکر عندی کمنزلتی عند ربی۔

اے ابوالحسن! میرے نزدیک ابو بکر رضی اللہ عنہ کا وہی مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کے ہاں میرا مقام ہے۔ [۱]

صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ کے لیے خاص تجلی:

{۱۵} حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قیامت کے دن منادی ندا کرے گا: این السابقون الاولون؟ السابقون الاوّلون کہاں ہیں؟ پوچھا جائے گا وہ کون ہیں؟ ندا کرنے والا کہے گا ابو بکر کہاں ہیں؟ پھر اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے عام اور ابو بکر کے لیے خاص تجلی فرمائے گا۔ [۲]

[۱] الرّیاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، ج ۱ ص ۱۶۰ مطبوعہ دار المعرفۃ، بیروت، لبنان۔

[۲] مناقب الخلفاء الاربعۃ، ج ۱، ص ۲۶۴، الریاض النضرۃ، ج ۱، ص ۱۴۲، مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان۔

صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے محبّت:

۱۶} حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اَصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین آپ کے گرد جمع تھے، اتنے میں حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا اور بیٹھنے کے لیے کوئی جگہ تلاش کرنے لگے۔ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی صحابۂ کرام علیہم الرضوان کے چہرے ملاحظہ فرمائے کہ حضرت سیّدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کو کون جگہ دیتا ہے؟ حضرت سیّدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ چوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیدھی جانب تشریف فرما تھے، اس لیے انہوں نے ایک طرف ہو کر حضرت سیّدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کے لیے جگہ بنائی اور ان سے کہا: اے ابو الحسن! یہاں تشریف رکھیں۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سیّدنا ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ کے درمیان بیٹھ گئے، حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ کا کا یہ عمل دیکھ کر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ خوشی سے دمکنے لگا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یا ابابکر! یَعْرِفُ الْفَضْلَ لِذَوِی الْفَضْلِ اَھْلُ الْفَضْلِ۔

یعنی اے ابو بکر! اہل فضل کی فضیلت کو اہل فضل ہی جانتے ہیں۔ [1]

---

[1] تاریخ مدینۃ دمشق، ج۴۲، ص۳۶۵، مناقب الخلفاء الاربعۃ، ج۱، ص۳۳۲۔

جنّت میں مرحبا مرحبا کی صدائیں:

۱۷} حضرت سیّدنا ابنِ ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا:

یا اصحاب محمد لقد ارانی اللہ عز وجل منازلکم اللیلۃ وقرب منازلکم من منزلتی۔

اے اصحابِ محمد! اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے رات کو مجھے (جنّت میں) تمہارے گھر دکھائے۔ تمہارے گھر میرے گھر سے قریب ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ کی طرف نظرِ رحمت کی اور فرمایا:

یا علی ا ما ترضی ان یکون منزلك بحذاء منزلی کما یتواجه منزل الاخوین۔

اے علی! کیا تو اس پر خوش ہے کہ تیرا گھر میرے گھر کے ساتھ اس طرح ہو جس طرح دو بھائیوں کے گھر ملے ہوئے ہوتے ہیں، حضرت سیّدنا علی المرتضی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: "جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں خوش ہوں؛ پھر سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ رونے لگے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ کی طرف نظر رحمت کی اور فرمایا:

انی لاعرف اسم رجل واسم ابیه واسم امه اذا دخل الجنة لم یبق غرفة من غرفها ولا شربة من شرابها الا قالت مرحبا مرحبا ذاك ابوبکر بن ابی قحافة۔

میں اس شخص کا اور اس کے باپ کا اور اس کی ماں کا نام جانتا ہوں کہ

جب وہ جنّت میں داخل ہوگا تو جنّت کا ہر بالاخانہ اور حجرہ مرحبا مرحبا کہے گا اور وہ ابو بکر بن ابی قحافہ ہے۔ [۱]

شیخین سے محبّت جنّت کی ضمانت:

۱۸} ایک بار حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سیّدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کا سہارا لیے ہوئے باہر تشریف لائے تو حضرت سیّدنا ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ و عمر فاروق رضی اللہ عنہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا:

یَا عَلِیُّ اَتُحِبُّ ھٰذَیْنِ الشَّیْخَیْنِ؟

اے علی! کیا تم اِن دونوں سے محبّت کرتے ہو؟

عرض کی: "جی ہاں، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ارشاد فرمایا:

اَحِبَّھُمَا تَدْخُلِ الْجَنَّۃَ۔

اِن دونوں سے محبّت رکھو، جنّت میں داخل ہو جاؤ گے۔ [۲]

شیخین کے ساتھ جبریل و میکائیل علیہما السلام:

۱۹} حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر کے موقع پر حضرت سیّدنا ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ و سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا:

---

[۱] تاریخ مدینۃ دمشق، ج ۳۰، ص ۱۰۳، الریاض النضرۃ، ج ۱، ص ۷۳ مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان۔

[۲] کنز العمال، ج ۷ جزء ۱۳ ص ۸، رقم الحدیث: ۳۶۱۱۱، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان۔

مع أحد كما جبريل ومع الآخر ميكائيل.

تم میں سے ایک کے ساتھ جبریل علیہ السلام اور ایک کے ساتھ میکائیل علیہ السلام ہیں۔ [۱]

شیخین کی اطاعت پر کامیابی کی ضمانت:

۲۰} حضرت امام جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے والد وہ اپنے دادا سے وہ حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أطيعوا بعدي أبا بكر الصديق، ثم عمر ترشدوا واقتدوا بهما ترشدوا.

میرے بعد ابو بکر پھر عمر کی اطاعت کرو، ہدایت پاجاؤ گے اور ان دونوں کی اقتداء کرو کامیاب ہو جاؤ گے۔ [۲]

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت اور شیخین:

۲۱} حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں:

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد آپ کا جسم مبارک تابوت میں رکھا گیا تو کثیر لوگ جنازہ اٹھانے سے قبل اس تابوت کے چاروں طرف جمع ہو کر آپ رضی اللہ عنہ کے لیے رحمت کی دعائیں کرنے لگے میں بھی ان کے درمیان موجود تھا کہ

---

[۱] تاریخ مدینۃ دمشق، ج۴۴، ص۲۱۹، دارالکتب العلمیہ، بیروت لبنان۔

[۲] تاریخ مدینۃ دمشق، ج۳۰، ص۲۲۶ مطبوعہ دار الفکر، بیروت، لبنان، مسند الفردوس دیلمی ج۱ص۷۰ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت لبنان۔

اچانک ایک شخص نے میرا کندھا پکڑ لیا میں نے غور کیا تو وہ حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کی ذات تھی پھر انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے رحمت کی دعا کی پھر فرمایا:

مَا خَلَّفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ، وَايْمُ اللهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ، وَحَسِبْتُ إِنِّي كُنْتُ كَثِيرًا أَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ذَهَبْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ۔

آپ کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں جو مجھے ان جیسا محبوب ہو کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان جیسا عمل لے کر جائے۔ خدا کی قسم میں تو یہی گمان کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں ساتھیوں کے ساتھ ہی رکھے گا اور میرا یہ گمان اس لیے تھا کہ میں نے حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بارہا فرماتے ہوئے سنا: میں اور ابو بکر و عمر فلاں مقام پر گئے، میں اور ابو بکر و عمر فلاں مکان میں داخل ہوئے، میں اور ابو بکر و عمر فلاں جگہ سے رخصت ہوئے۔[1]

[1] صحیح البخاری ج۵ ص۱۱ رقم الحدیث:۳۶۸۵ مطبوعہ دار طوق النجاۃ بیروت لبنان، صحیح مسلم ج۴ ص۱۸۵۸ رقم الحدیث:۲۳۸۹ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان، المستدرک علی الصحیحین ج۳ ص۱۷ رقم الحدیث:۴۴۲۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، مسند امام احمد ج۲ ص۲۲۳ رقم الحدیث:۸۹۸ مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، لبنان، فضائل الصحابۃ للامام احمد بن حنبل ج۱ ص۲۵۷ رقم الحدیث:۳۲۷ مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، لبنان، الاعتقاد للبیہقی ج۱ ص۳۶۲ مطبوعہ دار الآفاق الجدیدۃ بیروت، لبنان۔

شانِ صدّیق رضی اللہ عنہ بزبانِ مرتضیٰ رضی اللہ عنہ

پہلے مسلمان:

۱} حارث سے روایت ہے کہ میں نے حضرت **علی** کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم کو فرماتے ہوئے سنا:

اوّل من اسلم من الرجال ابوبکر۔

مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابو بکر ایمان لائے۔[۱]

لقب "صدّیق":

۲} **ابو یحییٰ سے روایت ہے کہ حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:**

ان اللہ ھو الذی سمی ابابکر علی لسان رسول اللہ ﷺ صدّیقا۔

اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کی زبانِ مبارک سے حضرت ابو بکر کانام "صدّیق" رکھا۔[۲]

[۱] تاریخ مدینۃ دمشق ج ۱۷ ص ۱۱۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان، تاریخ الخلفاء ص ۲۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان، جمع الجوامع الجامع الکبیر للسیوطی ج ۱۳ ص ۳۴۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان، البدایۃ والنہایۃ ج ۴ ص ۶۹ مطبوعہ دار ہجر، جیزہ، کنز العمال جزء ۱۲، ص ۲۳۰، رقم الحدیث: ۳۵۶۶۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان۔

[۲] تاریخ مدینۃ دمشق ج ۳۰ ص ۷۵ مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان، کنز العمال جزء ۱۲، ص ۲۲۴، رقم الحدیث: ۳۵۶۲۷، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان، جمع الجوامع الجامع الکبیر للسیوطی

صدّیق رضی اللہ عنہ سے اختلاف پر شرم:

۳} شعبی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

انی لااستحی من ربی ان اخالف ابابکر۔

میں اپنے رب سے شرم کرتا ہوں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی مخالفت کروں۔[۱]

صدّیق رضی اللہ عنہ کی نیکی:

۴} حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

وھل انا الاحسنۃ من حسنات ابی بکر۔

میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہوں۔[۲]

ج۱۳ص ۴۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت ، لبنان ، الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ ج ۱ ص ۷۰ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان۔

[۱] فضائل ابی بکر الصدیق للعشاری ص۲۶ رقم الحدیث :۷، مطبوعہ دار الصحابۃ للتراث ، طنطا، مصر، کنزالعمال جزء ۱۲، ص ۲۲۴، رقم الحدیث :۳۵۶۲۹، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، جمع الجوامع الجامع الکبیر ج۱۳ص ۲۷۰ رقم الحدیث:۷۰۱۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان۔

[۲] فضائل ابی بکر الصدیق للعشاری ص۵۱ رقم الحدیث :۲۹، مطبوعہ دار الصحابۃ للتراث ، طنطا، مصر کنزالعمال جزء ۱۲، ص ۲۲۴، رقم الحدیث :۳۵۶۳۱، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، جمع الجوامع الجامع الکبیر ج۱۳ص ۲۷۰ رقم الحدیث:۷۰۲۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان۔

لقب "صدّیق" آسمان سے نازل ہوا:

۵} حکیم بن سعد سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اللہ کی قسم اٹھا کر کہتے ہوئے سنا کہ

أُنْزِلَ اسْمُ أَبِي بَكْرٍ مِّنَ السَّمَآءِ الصِّدِّيْقِ۔

ابو بکر رضی اللہ عنہ کا لقب "الصدیق" آسمان سے اُتارا گیا۔[۱]

افضلیتِ صدّیق رضی اللہ عنہ:

۶} حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے والدِ ماجد حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا:

أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ؟ قَالَ: أَبُوْ بَكْرٍ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ، وخَشِيْتُ أَنْ يَّقُوْلَ: عُثْمَانُ، قُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ؟ قَالَ: مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ پھر میں نے کہا: ان کے بعد؟ انہوں نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ، تو میں نے اس خوف سے کہ اب وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نام لیں گے خود ہی کہہ دیا کہ پھر آپ

[۱] المعجم الکبیر للطبرانی، ج۱، ص۵۵، رقم الحدیث ۱۴ مطبوعہ مکتبۃ ابن تیمیہ، قاہرہ، مصر، مجمع الزوائد ج۹، ص ۴۱ رقم الحدیث :۱۴۲۹۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت ،لبنان ، التاریخ الکبیر، ج۱ ص۹۹، رقم الحدیث:۲۷۷، الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم ج۱ ص۷۰ رقم الحدیث:۶ مطبوعہ دار الرایہ، ریاض۔

ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”نہیں میں مسلمانوں میں سے ایک عام مسلمان ہوں۔“ [1]

۷} حضرت عبد اللہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُوْ بَكْرٍ، وَخَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سب سے افضل ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے افضل عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ [2]

۸} حضرت ابو جُحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ وَّ عُمَرُ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امّت میں سب سے بہتر ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ [3]

---

[1] صحیح بخاری، ج۵، ص۷،، رقم الحدیث:۳۶۷۱ مطبوعہ دار طوق النجاۃ بیروت، لبنان، سنن ابو داؤد ج۴ص۲۰۶ رقم الحدیث:۴۶۲۹، مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ صیدا، بیروت، لبنان، فضائل الصحابہ، ج۱:ص۳۲۱، رقم الحدیث: ۴۴۵، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، لبنان، مصنف ابن ابی شیبہ ج۶ص۳۵۰رقم الحدیث:۳۱۹۴۵، مطبوعہ مکتبۃ الرشد، ریاض، المعجم الاوسط ج۱ص۲۴۷رقم الحدیث:۸۱۰ مطبوعہ دار الحرمین قاہرہ، مصر، الاعتقاد للبیہقی ج۱ص۳۶۷ مطبوعہ دار الآفاق الجدیدۃ بیروت، لبنان، شرح السنۃ للبغوی ج۱۴ص۸۱ رقم الحدیث:۳۸۷۱ مطبوعہ المکتب الاسلامی دمشق، شام۔

[2] سنن ابن ماجہ، ج۱:ص۳۹، رقم الحدیث:۱۰۶، مطبوعہ دار احیاء الکتب العربیۃ، فضائل الصحابہ، ج۱، ص۳۶۵، (رقم:۵۳۶)، ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء، ج۷:ص۲۰۰، ۱۹۹

[3] مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۶:ص۳۵۱، رقم الحدیث:۳۱۹۵۰، مسند احمد، ج۱:ص۱۱۰، رقم الحدیث:۸۸۰، ج ۲، ص۱۳۰، رقم الحدیث : ۴۸۸، تاریخ مدینۃ دمشق ج۲۴ص۳۱۴ مطبوعہ

علامہ ذہبی اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

هذا والله العظيم قاله علي وهو متواتر عنه لانه قاله على منبر الكوفة فلعن الله الرافضة ما اجهلهم۔

اللہ کی قسم یہ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے اور یہ قول حد تواتر تک پہنچا ہوا ہے کیوں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ بات کوفے کے منبر پر ارشاد فرمائی ہے لیکن اللہ عزوجل روافض پر لعنت فرمائے، کتنے جاہل لوگ ہیں![1]

سب سے زیادہ بہادر:

9} حضرت محمد بن عقیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے پوچھا:

أَيُّهَا النَّاسُ أَخْبِرُونِي بِأَشْجَعِ النَّاسِ؟ قَالُوا: أَوْ قَالَ قُلْنَا: أَنْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ۔ قَالَ: أَمَا إِنِّي مَا بَارَزْتُ أَحَدًا إِلَّا انْتَصَفْتُ مِنْهُ، وَلَكِنْ أَخْبِرُونِي بِأَشْجَعِ النَّاسِ قَالُوا: لَا نَعْلَمُ، فَمَنْ؟ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ جَعَلْنَا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرِيشًا فَقُلْنَا: مَنْ

دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان، فضائل الصحابۃ للامام احمد بن حنبل ص ۱۰۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان۔

[1] سیر اعلام النبلاء سیرۃ الخلفاء الراشدین ج ص ۱۵ مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، لبنان، تاریخ الاسلام ج۳ ص ۱۱۵، تاریخ الخلفاء ص ۱۲۲ مطبوعہ دارالمنہاج، جدہ، لوامع الانوار البہیۃ ص ۳۲۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان۔

يَّكُوْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلًا؟ يَهْوِيْ إِلَيْهِ أَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَوَاللهِ، مَا دَنَا مِنْهُ إِلَّا أَبُوْ بَكْرٍ شَاهِرًا بِالسَّيْفِ عَلٰى رَأْسِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَهْوِيْ إِلَيْهِ أَحَدٌ إِلَّا أَهْوٰى عَلَيْهِ فَهٰذَا أَشْجَعُ النَّاسِ۔

لوگوں میں سب سے بہادر کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ آپ ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں میں سب سے بہادر ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، کیوں کہ غزوۂ بدر کے دن جب ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک عریش (چھپر) تیار کیا تو ہم نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کون رہے گا تاکہ کوئی مشرک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نہ بڑھ سکے، بخدا ہم میں سے کوئی آگے نہ بڑھا سوائے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تلوار سونت کر اس مستعدی سے کھڑے ہوئے کہ جوں ہی کوئی دشمن ادھر کارخ کرتا آپ رضی اللہ عنہ اس پر جوابی کاروائی کرتے۔ [1]

جامعِ قرآن:

۱۰} حضرت عبد خیر سے روایت ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ أَجْرًا فِي الْمَصَاحِفِ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ، كَانَ أَوَّلَ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ۔

---

[1] مسند البزار ج۳ ص۱۵ رقم الحدیث:۷۶۱، مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم، مدینہ منورہ، فضائل الخلفاء الراشدین لابی نعیم الاصبہانی ج۱ ص۱۸۱ رقم الحدیث:۲۳۷، مطبوعہ دار البخاری، مدینہ منورہ، مجمع الزوائد ج۹ ص۱۳ رقم الحدیث:۱۴۳۳۳، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان، السیرۃ الحلبیہ، ج۲: ص۳۳۴، تاریخ الخلفاء ص۱۱۱، مطبوعہ دار المنہاج، جدہ۔

قرآن کے حوالے سے سب سے زیادہ اجر پانے والے ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں کہ انہوں نے سب سے پہلے قرآن کو دو جلدوں میں جمع کیا۔[1]

حبیب کو حبیب سے ملا دو:

۱۱} حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا:

لما حضرت أَبَا بكر الْوَفَاةُ أَقعدنی عِنْدَ رَأسه وَقَالَ لی یَا عَلیّ إِذا أَنا مت فغسلنی بالکف الَّذِی غسلت بِهِ رَسُول الله صلی الله عَلَيْهِ وآله وَسلم وحنطونی واذهبوا بِي إِلَى الْبَيْت الَّذِی فِيهِ رَسُول الله صلی الله عَلَيْهِ وآله وَسلم فَاسْتَأْذنُوا فَإِن رَأَيْتُمْ الْبَاب قد يفتح فادخلوا بِي وَإِلَّا فردونی إِلَى مَقَابِر الْمُسلمين حَتَّى يحكم الله بَين عباده قَالَ فغسل و كفن وَ كنت أول من ياذن إِلَى الْبَاب فَقلت يَا رَسُول الله هَذَا أَبُو بكر مستأذن فَرَأَيْت الْبَاب قد تفتح فَسَمِعت قَائِلا يَقُول ادخلوا الحبيب إِلَى حَبِيبه فَإِن الحبيب إِلَى الحبيب مشتاق۔

جب حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے مجھے اپنے سرہانے بٹھایا اور فرمایا اے علی! جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے اس ہاتھ سے غسل دینا جس سے تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا تھا اور مجھے خوشبو لگانا

[1] فضائل الصحابہ، ج۱:ص۳۵۴، رقم الحدیث:۵۱۳، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، لبنان، الشریعہ للآجری ج۴ص ۱۷۸۲رقم الحدیث :۱۲۴۱مطبوعہ دار الوطن، ریاض، مصنف ابن ابی شیبہ ج۶، ص۱۴۸، رقم الحدیث:۳۰۲۲۰، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان۔

اور مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس کے پاس لے جانا، اور اجازت طلب کرنا اگر تم دیکھو کہ دروازہ کھول دیا گیا ہے تو مجھے وہیں دفن کر دینا ورنہ واپس لا کر عامۃ المسلمین کے قبرستان میں دفن کر دینا تاوقتیکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرمادے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ کو غسل اور کفن دیا گیا اور میں نے سب سے پہلے روضۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر پہنچ کر اجازت طلب کی۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ابو بکر آپ سے داخلے کی اجازت مانگ رہے ہیں پھر میں نے دیکھا کہ روضۂ اقدس کا دروازہ کھول دیا گیا اور آواز آئی، حبیب کو اس کے حبیب کے ہاں داخل کر دو بے شک حبیب ملاقاتِ حبیب کے لیے مشتاق ہے۔[1]

مشابہت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:

۱۲} حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

صَلّٰی أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْعَصْرَ، ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِيْ، فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ، فَحَمَلَهٗ عَلٰى عَاتِقِهٖ، وَقَالَ: بِأَبِيْ، شَبِيْهٌ بِالنَّبِيِّ لَا شَبِيْهٌ بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ۔

[1] تاریخ مدینۃ دمشق ج۱۷ص۳۸۱مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت ،لبنان ،الشریعۃ للآجری ج۵ص۲۳۸۲ رقم الحدیث:۱۸۶۱ مطبوعہ دار الوطن ،ریاض، کنز العمال جزء ۱۲ ص ۲۴۱ رقم الحدیث: ۳۵۷۲۴، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ ،بیروت ،لبنان ،السیرۃ الحلبیۃ ،ج ۳،ص ۵۱۷، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، الخصائص الکبریٰ، ج۲، ص ۴۹۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۔

ایک دن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عصر کی نماز پڑھی پھر مسجد سے نکل کر ٹہلنے لگے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے بڑھ کر ان کو اپنے کاندھے پر اٹھالیا اور کہا میرے باپ قربان! یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہیں، علی رضی اللہ عنہ کے نہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ مسکرانے لگے۔[1]

صدّیق رضی اللہ عنہ کو مقدّم کیا:

۱۳} حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرْنَا فِي أَمْرِنَا، فَوَجَدْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ أَبَا بَكْرٍ فِي الصَّلَاةِ، فَرَضِينَا لِدُنْيَانَا مَا رَضِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِدِينِنَا، فَقَدَّمْنَا أَبَا بَكْرٍ رَحِمَهُ اللهُ۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو ہم نے اپنے معاملات میں غور و فکر کیا، پس ہم نے پایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو نماز میں آگے فرمایا (امام بنایا)، چنانچہ ہم اپنی دنیا کے معاملات کی ذمہ داری کے لیے اُس

[1] صحیح بخاری، ج۴ص۱۸۷، رقم الحدیث:۳۵۴۲ مطبوعہ دار طوق النجاۃ بیروت، لبنان، مستدرک حاکم، ج۳، ص۱۶۸، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، مسند امام احمد ج۱ص ۲۱۳ رقم الحدیث:۴۰ مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، لبنان، مسند البزار، ج۱، ص۱۲۲، رقم الحدیث: ۵۳، مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم، مدینہ منورہ، سنن نسائی کبریٰ، ج۵، ص۴۸، رقم الحدیث : ۸۱۶۱، معجم الکبیر للطبرانی، ج۳، ص۲۰، رقم الحدیث:۲۵۲۷، مطبوعہ مکتبۃ ابن تیمیہ، قاہرہ، مصر۔

پر راضی ہو گئے جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے دین کے معاملات میں راضی ہوئے تھے۔ پھر ہم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو مقدّم کر دیا۔[1]

لسانِ جبریل علیہ السلام:

۱۴} حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں کچھ بیان فرمائیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ذاك امْرُؤٌ سَمَّاهُ اللهُ الصديق عَلَى لِسَانِ جِبْرِيلَ وَمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمَا ابو بکر رضی اللہ عنہ وہ شخصیت ہیں جن کا لقب اللہ رب العزت نے حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے "الصدیق" رکھا۔[2]

---

[1] السنة لابن الخلال ج۱ص ۲۷۳، رقم الحدیث :۳۳۳، دار الرایۃ ،ریاض ،الشریعۃ للآجری ج۴ص ۱۷۱۳مطبوعہ دار الوطن، ریاض، فضائل الخلفاء الراشدین لابی نعیم الاصبہانی ج۱ص۱۵۱رقم الحدیث: ۱۹۰مطبوعہ دار البخاری مدینہ منورہ، الابانۃ الکبری لابن بطۃ ج۹ص ۷۵۵رقم الحدیث:۲۱۶ مطبوعہ دار الرایۃ ،ریاض ،الطبقات الکبری لابن سعد ج۳ص ۱۳۶دار الکتب العلمیۃ ،بیروت، لبنان، تاریخ الخلفاء ص ۱۲مطبوعہ دار الارقم بن ابی الارقم بیروت، لبنان، الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ ج۱ص۱۸۹مطبوعہ دار المعرفۃ، بیروت، لبنان۔

[2] المستدرک علی الصحیحین، ج ۳، ص ۶۵، رقم الحدیث :۴۴۰۶مطبوعہ دار الکتب العلمیہ ، بیروت، لبنان، تاریخ الخلفاء ص ۱۰۳، دار المنہاج ، جدہ، سبل الھدی والرشاد ج ۱۱ص ۲۴۳مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۔

اُمّت میں سب سے بہتر رضی اللہ عنہ:

۱۵} حضرت عبد اللہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امّت میں سب سے بہتر ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ [۱]

مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کی صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ سے محبّت:

۱۶} حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

فَأَخَذَتْ أَبَا بَكْرٍ الْخَاصِرَةُ فَجَعَلَ عَلِيٌّ يُسَخِّنُ يَدَهُ فَيُكَمِّدُ بِهَا خَاصِرَةَ أَبِي بَكْرٍ۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی کوکھ میں درد اٹھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنا ہاتھ آگ سے گرم کر کے اس پر پھیرتے رہے اور اس کو سینکتے رہے۔ [۲]

خلافت کے حق دار:

۱۷} حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

وَإِنَّا نَرَى أَبَا بَكْرٍ أَحَقَّ النَّاسِ بِهَا بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

---

[۱] سنن ابن ماجۃ ج ا ص ۳۹ رقم الحدیث: ۱۰۶ مطبوعہ دار احیاء الکتب العربیۃ بیروت لبنان، مسند احمد، ج ا، ص ۲۲۴، رقم الحدیث: ۸۷۹، مسند احمد، ج ا، ص ۳۰۳، رقم الحدیث: ۱۰۳۱ مسند احمد، ج ا، ص ۳۱۲، رقم الحدیث: ۱۰۵۲، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، لبنان۔

[۲] فضائل الصحابہ، ج ا، ص ۱۴۵، رقم الحدیث: ۱۲۴، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت لبنان۔

وَسَلَّمَ، إِنَّهُ لَصَاحِبُ الْغَارِ، وَثَانِيَ اثْنَيْنِ، وَإِنَّا لَنَعْلَمُ بِشَرَفِهِ وَ كِبَرِهِ، وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ بِالنَّاسِ وَهُوَ حَيٌّ۔

بلاشبہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خلافت کے سب سے زیادہ حق دار ہیں، آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غار کے ساتھی ہیں، آپ ثانی اثنین ہیں اور ہم آپ کے شرف کو اور آپ کے خیر ہونے کو جانتے ہیں۔ بے شک آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ظاہری حیاتِ طیبہ میں نماز کی امامت کا حکم دیا تھا۔ [1]

صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خصوصیات:

۱۸} اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، امامِ اہلِ سنّت، مجددِ دین وملّت امام احمد رضاخان محقق بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

امام حافظ الحدیث خیثمہ بن سلیمان قرشی وامام دار قطنی ومحب الدین طبری وغیرہم حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ سے راوی حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ كَرَّمَ اللهُ تَعَالٰى وَجْهَهُ الْكَرِيْم فرماتے ہیں:

---

[1] المستدرک علی الصحیحین ج۳، ص۷۰، رقم الحدیث:۴۴۲۲، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، الاعتقاد للبیہقی ج۱ ص۳۵۰، مطبوعہ دارالآفاق الجدیدۃ، بیروت، لبنان، السنن الکبری للبیہقی ج ۸، ص۲۶۳، رقم الحدیث:۱۶۵۸۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، سیر اعلام النبلاء ج۲ ص۲۳۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، السیرۃ الحلبیۃ ج۳ ص۵۰۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، تاریخ الاسلام ووفیات المشاہیر والاعلام ج۲ ص۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۔

ان ابا بکر سبقنی الی اربع لم اوتهن، سبقنی الی اِفشآءِ السلام، وقِدَمِ الهجرة، ومصاحبته فی الغار، واقام الصلٰوة وانا یومئذٍ بالشعب، یظهر اسلامه واُخفیه، الحدیث۔

بے شک ابو بکر چار باتوں کی طرف سبقت لے گئے کہ مجھے نہ ملیں: **انہوں نے مجھ سے پہلے اسلام آشکارا کیا، اور مجھ سے پہلے ہجرت کی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم یارِ غار ہوئے، اور نماز قائم کی اس حالت میں کہ میں ان دنوں گھروں میں تھا، وہ اپنا اسلام ظاہر کرتے اور میں چھُپاتا تھا۔** [1]

خلافتِ صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ:

۱۹} **اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، امامِ اہلِ سنّت، مجددِ دین وملّت امام احمد رضاخان محقق بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:**

دار قطنی کی روایت میں ہے، ارشاد فرمایا:

دخلنا علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقلنا یارسول اللہ استخلف علینا قال لا، ان یعلم اللہ فیکم خیرا یول علیکم خیرکم قال علی رضی اللہ تعالیٰ عنه فعلم اللہ فینا خیرا فولی علینا ابابکر فعلم۔ (رضی اللہ تعالیٰ علیهم اجمعین)

---

[1] المواہب اللدنیہ بحوالہ خیثمہ بن سلیمٰن ذکر اول من اٰمن اسلام علی رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ج۱ص۲۱۸و۲۱۹، فتاویٰ رضویہ ج۲۸، ص۴۶۳، رضا فاؤنڈیشن، لاہور، الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ ص۸۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، سبل الہدی والرشاد ج۲ص۳۰۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان۔

ہم نے خدمتِ اقدس حضور سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر کسی کو خلیفہ فرمادیجیے، ارشاد ہوا: نہیں، "اگر اللہ تعالیٰ تم میں بھلائی جانے گا تو جو تم سب میں بہتر ہے اُسے تم پر والی فرمادے گا۔" حضرت مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَهُ الْکَرِیْم نے فرمایا، ربّ العزت جَلَّ جَلَالُہٗ نے ہم میں بھلائی جانی پس ابو بکر کو ہمارا والی فرمایا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔[1]

منکرِ افضلیت پر حدِّ مفتری:

۲۰} اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، امامِ اہلِ سنّت، مجدِ دِ دین وملّت امام احمد رضا خان محقق بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

امام دار قطنی سنن میں اور ابو عمر بن عبد البر استیعاب میں حکم بن حجل سے راوی، حضرت مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَهُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں:

لا اجد احد افضلنی علی ابی بکر و عمر الا جلدته حد المفتری۔

میں جسے پاؤں گا کہ مجھے ابو بکر و عمر سے افضل کہتا ہے اُسے مفتری کی حد لگاؤں گا۔[2]

---

[1] الصواعق المحرقۃ بحوالہ الدار قطنی الباب الاول الفصل الخامس دار الکتب العلمیۃ بیروت ص ۷۰، فتاوٰی رضویہ، ج ۲۸، ص ۴۷۲، رضا فاؤنڈیشن، لاہور، تاریخ مدینۃ دمشق ج۱۷ص ۲۸۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان، المستدرک علی الصحیحین ج۳ص ۱۵۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۔
[2] الصواعق المحرقۃ بحوالۃ الدار قطنی الباب الثالث الفصل الاوّل دار الکتب العلمیۃ بیروت ص ۹۱، فتاوٰی رضویہ، ج ۲۸، ص ۴۸۲، رضا فاؤنڈیشن، لاہور، تاریخ مدینۃ دمشق تاریخ مدینۃ دمشق ج۴۴ص ۳۶۵ مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان۔

افضلیتِ صدّیق اکبر اور امام احمد رضا رضی اللہ عنہ:

۲۱} اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، امامِ اہلِ سنّت، مجددِ دین وملّت امام احمد رضاخان محقق بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

امام اسحٰق بن راہویہ ودار قطنی وابن عساکر وغیرہم بطرق عدیدہ واسانید کثیرہ راوی، دو شخصوں نے امیر المومنین مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے اُن کے زمانۂ خلافت میں دربارۂ خلافت استفسار کیا:

اعهد عهده اليك النبى صلى الله تعالٰى عليه وسلم ام رائ رأيته

کیا یہ کوئی عہد و قرار داد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے یا آپ کی رائے ہے؟

فرمایا: بل رائ رايته بلکہ ہماری رائے ہے: اما ان يكون عندى عهد من النبى صلى الله تعالٰى عليه وسلم عهده الىّ فى ذٰلك فلا والله لئن كنت اوّل من صدّق به فلا اكون اوّل من كذب عليه۔

رہا یہ کہ اسباب میں میرے لیے حضورِ پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی عہدہ مقرر فرمادیا ہو، سو خدا عزوجل کی قسم ایسا نہیں اگر سب سے پہلے میں نے حضور کی تصدیق کی تو میں سب سے پہلے حضور پر افترا کرنے والا نہ ہوں گا۔

ولو كان عندى منه عهد فى ذلك ما تركت اخا بنى تيم بن مرة وعمر بن الخطاب يثوبان على منبره ولقاتلتهما بيدى ولو لم اجد الا بردتى هذه۔

اور اگر اسباب میں حضور والا ﷺ کی طرف سے میرے پاس کوئی عہد ہوتا تو میں ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو منبرِ اطہرِ حضورِ اقدس ﷺ پر جست نہ کرنے دیتا اور بے شک اپنے ہاتھ سے اُن سے قتال کرتا اگرچہ اپنی اس چادر کے سوا کوئی ساتھی نہ پاتا۔

ولکن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم لم یقتل قتلا و لم یمت فجأۃ مکث فی مرضہ ایاما ولیالی یاتیہ المؤذن فیؤذنہ بالصلاۃفیامر ابابکر فیصلی بالناس وھو یری مکانی ثم یاتیہ المؤذن فیؤذنہ بالصلاۃ فیامر ابابکر فیصلی بالناس وھو یری مکانی۔

بات یہ ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ معاذ اللّٰہ! نہ ہی قتل ہوئے اور نہ ہی یکایک انتقال فرمایا بلکہ کئی دن رات حضور ﷺ کو مرض میں گزرے، مؤذّن آتا نماز کی اطلاع دیتا، حضور ﷺ ابو بکر رضی اللہ عنہ کو امامت کا حکم فرماتے حالاں کہ میں حضور کے پیشِ نظر موجود تھا، پھر مؤذن آتا اطلاع دیتا، حضور ﷺ ابو بکر ہی کو حکمِ امامت دیتے حالاں کہ میں کہیں غائب نہ تھا۔

ولقد ارادت امرأۃ من نسائہ ان تصرفہ عن ابی بکر فابی وغضب وقال انتن صواحب یوسف مروا ابا بکر فلیصل بالناس۔

اور خدا عزوجل کی قسم اَزواجِ مطہرات رضی اللّٰہ تعالٰی عنھن میں سے ایک بی بی نے اس معاملے کو ابو بکر سے پھیرنا چاہا تھا، حضور اقدس ﷺ نے نہ مانا اور غضب کیا اور فرمایا تم وہی یوسف (علیہ السلام) والیاں ہو۔ ابو بکر کو حکم دو کہ امامت کرے۔

فلما قبض رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نظرنا فی امورنا فاخترنا لدنیانا من رضیہ رسول اللّٰہ علیہ وسلم لدیننا فکانت الصلاۃ عظیم الاسلام وقوام الدین، فبایعنا ابابکر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ فکان لذٰلك اھلا لم یختلف علیہ منا اثنان۔

پس جب کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا ہم نے اپنے کاموں میں نظر کی تو اپنی دُنیا یعنی خلافت کے لیے اسے پسند کر لیا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے دین یعنی نماز کے لیے پسند فرمایا تھا کہ نماز تو اسلام کی بزرگی اور دین کی درستی تھی؛ لہٰذا، ہم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بیعت کی اور وہ اس کے لائق تھے، ہم میں کسی نے اس بارے میں خلاف نہ کیا۔ یہ سب کچھ ارشاد کر کے حضرت مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْاَسْنٰی نے فرمایا:

فادّیت الیٰ ابی بکر حقہ وعرفت لہ طاعتہ وغزوت معہ فی جنودہ و کنت اخذ اذا اعطانی واغزو اذا غزانی واضرب بین یدیہ الحدود بسوطی۔

پس میں نے ابو بکر کو اُن کا حق دیا اور اُن کی اطاعت لازم جانی اور اُن کے ساتھ ہو کر اُن کے لشکروں میں جہاد کیا۔ جب وہ مجھے بیت المال سے کچھ دیتے میں لے لیتا اور جب مجھے لڑائی پر بھیجتے میں جاتا اور ان کے سامنے اپنے تازیانے سے حد لگاتا۔

پھر بِعَیْنِہٖ یہی مضمون امیر المؤمنین فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ و امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی نسبت ارشاد فرمایا۔[1]

صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت:

{۲۲} حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

ان الله فتح هذه الخلافة على يدى ابى بكر و ثناه عمر و ثلثه عثمان و ختمها بى بخاتمة نبوة محمد ﷺ۔

اللہ تعالیٰ نے اِس خلافت کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر کھولا اور دوسرے خلیفہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور تیسرے خلیفہ عثمان رضی اللہ عنہ ہیں اور اِسے میرے ساتھ ختم کیا اور نبوّت حضور نبی کریم ﷺ پر ختم فرمائی۔[2]

خیر الناس بعد الانبیا والرسل رضی اللہ عنہ:

{۲۳} حضرت اصبغ بن نباتہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم کی خدمت میں عرض کی اے امیر المؤمنین!

---

[1] تاریخ دمشق الکبیر ترجمہ ۵۰۲۹ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ داراحیاء التراث العربی بیروت ۴۵/۳۴۷ تا ۳۳۹ الصواعق المحرقۃ بحوالۃ الدار قطنی وابن عساکر واسحق بن راھویہ الباب الاول الفصل الخامس دارالکتب العلمیہ ص۷۰ تا ۷۲، فتاویٰ رضویہ، جلد ۲۸، ص ۳۷۴، ۲۷۴، رضا فاؤنڈیشن، لاہور۔

[2] الرّیاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، ج ۱ ص ۴۸ مطبوعہ دار المعرفۃ، بیروت، لبنان۔

من خيرُ الناس بعد رسول الله ﷺ؟ قال: أبو بكر الصديق ثم عمرُ ثم عثمان ثم أنا يا أصبغ۔

رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں بہتر کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ، میں نے عرض کی: پھر کون؟ فرمایا عُمر رضی اللہ عنہ، میں نے عرض کی! پھر کون؟ فرمایا عثمان رضی اللہ عنہ، میں نے عرض کی پھر کون؟ فرمایا: میں۔[1]

صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ کے والدین کا اسلام:

{۲۴} حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

کہ یہ آیتِ مبارکہ:

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسٰنَ بِوٰلِدَيْهِ

ترجمہ کنز الایمان: ”اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی۔“

حضرت ابو بکر کے حق میں نازل ہوئی کہ

اسلم ابواه جميعا ولم يجتمع لاحد من الصحابة المهاجرين ابواه غيره۔

[1] تاریخ مدینۃ دمشق ج ۲۴ ص ۳۱۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، کنز العمال جزء ۱۳ ص ۱۰۱ رقم الحدیث: ۳۶۶۹۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان، الرّیاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، ص ۵۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، جمع الجوامع الجامع الکبیر للسیوطی ج ۱۱ ص ۱۰۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان۔

ابو بکر رضی اللہ عنہ کے والدین اسلام لے آئے تھے اور ان کے علاوہ کسی مہاجر صحابی کے والدین اسلام نہ لائے تھے۔[1]

صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ کی مدح:

۲۵} حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی: اے امیر المؤمنین! مہاجرین وانصار نے حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ کی بیعت پر سبقت کیسے کی جب کہ آپ اُن سے اسبق ہیں، اور آپ کی منقبت اُن سے زیادہ روشن ہے؟

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم نے ارشاد فرمایا:

ویلك ان ابا بكر سبقنى الى اربع لم اوتهن ولم اعتض منهن بشیء سبقنى الى افشاء الاسلام و قدم الهجرة و مصاحبته فى الغار واقام الصلاة وانا يومئذ بالشعب يظهر الاسلام و اخفيه وتستحقرنى قريش و تستوفيه والله لو ان ابابكر زال عن مزيته مابلغ الدين العبرين يعنى الجانبين ولكان الناس كرعة ككرعة طالوت ويلك ان الله عز وجل ذم الناس و مدح ابابكر فقال الاتنصروه فقد نصره الله الآية كلها فرحمة الله على ابى بكر وابلغ الله روحه منى السلام۔

---

[1] الرّیاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، ص۷۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان، تفسیر الخازن ج۴ص۱۳۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان، تفسیر الجامع لاحکام القرآن للقرطبی ج۸ص۱۴۱ مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان۔

تیری بربادی ہو! ابو بکر مجھ پر چار باتوں میں سبقت رکھتے ہیں، جن میں سے مجھے کوئی نہیں پہنچی، وہ مجھ سے اسلام ظاہر کرنے میں سبقت رکھتے ہیں، وہ ہجرت میں مجھ پر سبقت رکھتے ہیں، وہ غار میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مصاحب تھے، اور وہ نماز قائم کرنے میں اسبق ہیں اُس روز میں شعب میں اسلام کے اظہار واخفا میں تھا، قریش میری تحقیر کرتے تھے، خُدا کی قسم! اگر ابو بکر رضی اللہ عنہ ساتھ چھوڑ دیتے تو دونوں طرف دین نہ پہنچتا اور لوگ گُرعۂ طالوت کی طرح گُرعہ ہوتے، اور فرمایا! تجھ پر افسوس! بے شک اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی مذمّت کی ہے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کی مدح کرتے ہوئے فرمایا:

اِلَّا تَنۡصُرُوۡهُ فَقَدۡ نَصَرَهُ اللّٰهُ [۱]

ترجمہ: اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بے شک اللہ نے ان کی مدد فرمائی۔ [۲]

اللہ تعالیٰ ابو بکر رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے اور اُن کی روح کو میرا اسلام پہنچائے۔ [۳]

صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ و مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کی محبت:

۲۶} حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

جآء ابوبکر و علی یزوران النبی ﷺ بعد وفاۃ بستۃ ایام فقال علی لابی بکر تقدم یا خلیفۃ رسول اللہ ﷺ فقال ابوبکر ما کنت لاتقدم رجلا سمعت رسول اللہ ﷺ یقول علی منی کمنزلتی من ربی

[۱] سورۃ التوبہ آیت ۴۰
[۲] کنزالایمان
[۳] الرّیاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، ص۸۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان۔

فقال علی ما کنت لاتقدم رجلا سمعت رسول الله ﷺ یقول ما منکم من احد الا وقد کذبنی غیر ابی بکر و ما منکم من احد یصبح الا علی بابه ظلمة الا باب ابی بکر فقال ابو بکر سمعت رسول الله ﷺ یقوله؟ قال نعم فاخذ بید علی و دخلا جمیعا۔

کہ حضور رسالت مآب ﷺ کے وصال پاک کے چھ دن بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی زیارت کے لیے حاضر ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے خلیفۂ رسول ﷺ آپ سبقت فرمائیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں اُس شخص سے کیسے آگے بڑھوں جس کے بارے میں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ علی میرے لیے ایسے ہیں جیسے میں اپنے رب کے لیے ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اُس شخص پر سبقت نہیں کروں گا جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ تم میں سے سوائے ابو بکر کے کوئی ایسا نہیں جس نے مجھے نہ جھٹلایا ہو، اور تم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کے دروازے پر سوائے ابو بکر کے دروازے کے اندھیرا ہو۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان سُنا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں، پس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور دونوں اکٹھے داخل ہوئے۔ [1]

---

[1] الرّیاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، ج۱ص۱۰۷ مطبوعہ دار المعرفۃ، بیروت، لبنان، السیرۃ الحلبیۃ ج۳ص۵۱۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، الصواعق المحرقۃ ص۲۷۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان۔

سب سے بڑے غنی:

۲۷} شعبی سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ نے حضرت علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا:

من سره أن ينظر إلى أقرب الناس قرابة من نبيهم وأعظم عنه غناء وأحفظهم عنده منزلة فلينظر الى على بن ابى طالب فقال على لئن قال هذا انه لاراف الناس وانه لصاحب رسول الله ﷺ فى الغار وانه لاعظم الناس غناء عن نبيه ﷺ فى ذات يده۔

جو لوگوں میں اپنے نبی کریم ﷺ کے سب سے زیادہ قریبی اور اُن میں سے سب سے بڑے غنی اور اُن میں سب سے زیادہ منزلت والے کو دیکھنا ہے تو علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھے، حضرت علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: اُنہوں نے شاید لوگوں پر شفقت کی وجہ سے فرمایا ہے، اور بے شک وہ غار میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھی اور سب سے بڑے غنی ہیں۔ [1]

افضلیت صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ:

۲۸} موسیٰ بن شداد سے روایت ہے:

[1] تاریخ مدینۃ دمشق ج ۴۲ ص ۳۷ مطبوعہ دار الفکر، بیروت، لبنان، الرّیاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، ص ۱۳۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، کنز العمال جزء۱۳ ص۵۱، رقم الحدیث: ۳۶۳۷۱، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، جمع الجوامع الجامع الکبیر للسیوطی ج۱۱ ص۱۰۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۔

سمعت علیا یقول أبو بکر أفضلنا۔

میں نے حضرت علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کو ارشاد فرماتے سنا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہم میں افضل تھے۔[1]

صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ کے لیے خاص تجلی:

{۲۹} حضرت مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم سے روایت ہے:

ینادی مناد این السابقون الاولون؟ فیقال من؟ فیقول این ابوبکر الصدیق؟ فیتجلی اللہ لابی بکر خاصۃ وللناس عامۃ۔

مُنادی ندا کرے گا، سابقون الاوّلون کہاں ہیں؟ کہا جائے گا کون؟ کہے گا! ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ کہاں ہیں؟ پس ابو بکر رضی اللہ عنہ کے لیے اللہ تعالیٰ کی خاص تجلی ہے اور لوگوں کے لیے عام ہیں۔[2]

سیّدہ کائنات رضی اللہ عنہا کے نمازِ جنازہ کی امامت:

{۳۰} مالک، حضرت امام جعفر صادق بن محمد باقر رضی اللہ عنہما سے وہ اپنے جدِّ امجد حضرت امام زین العابدین، علی بن حسین رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں:

---

[1] فضائل ابی بکر الصدیق للعشاری ص۴۹ رقم الحدیث:۲۷ مطبوعہ دار الصحابۃ للتراث طنطا، مصر، الرّیاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، ج۱ ص ۱۱۹ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان، کنز العمال جزء۱۲ ص۲۲۴ رقم الحدیث:۳۵۶۳۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان۔

[2] الرّیاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، ج۱ ص۱۴۲ مطبوعہ دار المعرفۃ، بیروت، لبنان۔

ماتت فاطمة بين المغرب والعشاء فحضرها أبو بكر وعمر وعثمان والزبير وعبد الرحمٰن بن عوف، فلما وضعت ليصلى عليها قال على رضى الله عنه: تقدم يا أبا بكر۔ قال: وأنت شاهد يا أبا الحسن؟ قال: نعم، تقدم فوالله لا يصلى عليها غيرك فصلى عليها أبو بكر رضى الله عنهم أجمعين ودفنت ليلًا۔

سیّدۂ کائنات حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا انتقال مغرب اور عشا کے درمیان ہوا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ جنازے میں شریک تھے، جب اُن کی نمازِ جنازہ پڑھنے لگے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں اے ابو بکر آگے آئیں۔ حضرت ابو بکر نے کہا اے ابو الحسن آپ شاہد ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں آگے آئیں خدا کی قسم آپ کے سوا اِن پر کوئی نماز نہیں پڑھائے گا، پس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اُن کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور اُنہیں رات کو دفن کیا گیا۔ [1]

تاج دارِ صداقت:

۳۱} وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَ صَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ﴿۳۳﴾

ترجمہ: ”اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ جنہوں نے ان کی تصدیق کی یہی ڈر والے ہیں۔“ [2]

---

[1] الرّیاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، ج۱ص ۱۵۱ مطبوعہ دار المعرفۃ، بیروت، لبنان، جامع الآثار ج۳ص ۱۱۹۲، ۱۱۹۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، تاریخ الخمیس فی احوال انفس نفیس ج۱ص ۵۰۹ مطبوعہ دار صادر، بیروت، ملتان۔

[2] (پ ۲۴، سورۃ الزمر، آیت ۳۳) (کنز الایمان)

حضرت اسیر بن صفوان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مولیٰ علی کَرَّمَ اللهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم **نے ارشاد فرمایا:**

جَآءَ بِالصِّدْقِ محمد ﷺ و صَدَّقَ بِهٖ ابوبکر۔

جَآءَ بِالصِّدْقِ **سے مراد حضور نبی کریم ﷺ ہیں اور** صَدَّقَ بِهٖ **سے مراد حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ ہیں۔** [1]

صدّیق رضی اللہ عنہ و علی رضی اللہ عنہ کی محبت:

{۳۲} حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

التقى أبو بكر الصّديق وَعلى بن أبي طالب فَتَبَسَّمَ أَبُو بكر فِي وَجه عَلىّ رَضِي الله تَعَالَى عَنهُمَا فَقَالَ لَهُ عَلىّ مَالك تتبسم ؟ فَقَالَ أَبُو بكر

[1] مسند البزار ج۳ص ۱۳۸ رقم الحدیث:۹۲۸، مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم ،مدینہ منورہ، الاحادیث المختارۃ للمقدسی ج۲ ص ۱۲ مطبوعہ دار خضر بیروت، لبنان، الابانۃ الکبری لابن بطۃ ج۹ ص ۱۷۴ مطبوعہ دار الرایۃ ریاض، الجامع لاحکام القرآن، تفسیر القرطبی ج۱۵ ص ۲۵۶ مطبوعہ دار الکتب المصریۃ، قاہرہ تفسیر در منثور ج۷ ص ۲۲۸ مطبوعہ دار الفکر بیروت ،لبنان ، تفسیر الثعلبی ج۸ ص ۲۳۶ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت ،لبنان ،الھدایۃ الی بلوغ النھایۃ ج۱۰ ص ۶۳۳۹ مطبوعہ الجامعۃ الشارقۃ، شارقہ متحدہ عرب امارات، غرائب التفسیر و عجائب التاویل ج۲ ص ۱۰۱۴ دار القبلۃ ،جدۃ و مؤسسۃ القرآن، بیروت، لبنان تفسیر فتح القدیر ج۴ ص ۵۳۲ مطبوعہ دار ابن کثیر ، دار القلم ، دمشق، شام، بیروت، لبنان، درج الدرر فی تفسیر الآی والسور ج۲ ص ۵۳۶ مطبوعہ دارالفکر، عمان، اردن، فتح الباری شرح صحیح البخاری ج۹ص ۴۷۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت ،لبنان، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری ج۱۹ص ۱۴۲ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، الرّیاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، ج۱ ص ۱۵۴ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنان؛ تاریخ الخلفاء ج۱ ص ۴۲ مطبوعہ مکتبۃ نزار مصطفی الباز، مکہ مکرمہ۔

سَمِعت رَسُول الله ﷺ يَقُول لَا يجوز أحد الصِّرَاط إِلَّا من كتب لَهُ عَلىّ بن أبي طَالب الْجَوَاز فَضَحِك عَلىّ وَقَالَ أَلا أُبَشِّرك يَا أَبَابكر قَالَ رَسُول الله ﷺ لَا يكْتب عَلِيّ الْجَوَاز إِلَّا لمن أحب أَبَا بكر.

حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ، حضرت علی كَرَّمَ اللهُ تَعَالٰى وَجْهَهُ الْكَرِيْم سے ملے تو اُنہیں دیکھ کر مسکرانے لگے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ کیوں مُسکرائے ہیں؟ حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی شخص پُل صراط سے نہیں گزرے گا مگر جس کے لیے علی رضی اللہ عنہ اجازت نامہ لکھ کر دیں گے، حضرت علی كَرَّمَ اللهُ تَعَالٰى وَجْهَهُ الْكَرِيْم مسکرائے اور فرمایا: آپ کے لیے بشارت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی صرف اُسی کو پل صراط سے گزرنے کا اجازت نامہ دے گا، جو ابو بکر رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہو گا۔[1]

صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شجاعت:

۳۳} محمد بن عقیل سے روایت ہے کہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ شیرِ خدا كَرَّمَ اللهُ تَعَالٰى وَجْهَهُ الْكَرِيْم ارشاد فرماتے ہیں:

[1] الرّیاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، ج۱ ص۱۷۹ مطبوعہ دار المعرفۃ، بیروت، لبنان، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ ج۱ ص۷۱ مطبوعہ مکتبۃ القدسی، قاہرہ، مصر، سمط النجوم العوالی فی انباء الاوائل والتوالی ج۲ ص۴۴۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۔

وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَخَذَتْهُ قُرَيْشٌ فَهَذَا يَجُؤُهُ وَهَذَا يُتَلْتِلُهُ وَهُمْ يَقُولُونَ: أَنْتَ الَّذِي جَعَلْتَ الْآلِهَةَ إِلَهًا وَاحِدًا قَالَ: فَوَاللهِ مَا دَنَا مِنْهُ أَحَدٌ إِلَّا أَبُو بَكْرٍ، يَضْرِبُ هَذَا وَيُجَاءُ هَذَا وَيُتَلْتِلُ هَذَا وَهُوَ يَقُولُ: وَيْلَكُمْ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللهُ ثُمَّ رَفَعَ عَلِيٌّ بُرْدَةً كَانَتْ عَلَيْهِ فَبَكَى حَتَّى اخْضَلَّتْ لِحْيَتُهُ ثُمَّ قَالَ: أُنْشِدُكُمْ بِاللهِ أَمُؤْمِنُ آلِ فِرْعَوْنَ خَيْرٌ أَمْ أَبُو بَكْرٍ فَسَكَتَ الْقَوْمُ فَقَالَ: أَلَا تُجِيبُونِي فَوَاللهِ لَسَاعَةٌ مِنْ أَبِي بَكْرٍ خَيْرٌ مِنْ مِلْءِ الْأَرْضِ مِنْ مُؤْمِنِ آلِ فِرْعَوْنَ ذَاكَ رَجُلٌ كَتَمَ إِيمَانَهُ وَهَذَا رَجُلٌ أَعْلَنَ إِيمَانَهُ.

کہ ایک دن میں نے دیکھا کہ کفّارِ قریش نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیر رکھاہے اورآپ کو مختلف قسم کی تکلیفیں دے رہے ہیں، ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر دَست درازی کررہاہے تو دوسرا انہایت ہی سختی سے زدوکوب کررہاہے اور یہ بد گوئی بھی کرتاجارہاہے کہ توہی ہے جس نے تمام خداؤں کو چھوڑ کر ایک خدابنالیاہے۔خدا کی قسم! اس وقت حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سوائے حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ کے کوئی نہ گیا۔ آپ ایک قریشی کو پیٹتے اور دوسرے کو دھکا دیتے اور تیسرے پر دباؤ ڈالتے ہوئے سب کو پیچھے ہٹانے لگے اور ساتھ ہی یہ بھی فرماتے جاتے: افسوس ہے تم پر کہ تم ایسی شخصیت کو شہید کرنا چاہتے ہو جس کا کہنا ہے کہ میرارب اللہ ہے، یہ کہنے کے بعد مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے اپنے اوپر سے چادر اٹھائی اورزاروقطار رونے لگے اور اتنا روئے کہ آپ کی ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہوگئی۔

پھر ارشاد فرمایا: میں تمہیں خدا کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں مجھے بتاؤ کہ آلِ فرعون کا مومن بہتر تھا یا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ؟

لوگ خاموش رہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے جواب کیوں نہیں دیتے؟

پھر فرمایا: ''خدا کی قسم! حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ کی حیاتِ طیبہ کا ایک لمحہ آلِ فرعون کے مومن جیسے شخص کے ہزاروں لمحات سے بہتر ہے، ارے وہ شخص تو اپنے ایمان کو چھپایا کرتا تھا اور یہ پاکیزہ ہستی اپنے ایمان کا اعلانیہ اظہار کرتی تھی۔ [1]

صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ نرم دل:

{۳۴} ابو شریحہ سے روایت ہے کہ حضرت مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم نے منبر پر کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا:

إِن أَبَا بكر أَواه منيب الْقلب وان عمر نَاصح الله فنصحه الله تَعَالٰی۔

حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ بڑے درد مند، نرم دل اور خدا عزوجل کی طرف رجوع کرنے والے اور حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ دین کی خیر خواہی کرنے والے تھے، پس اللہ تعالیٰ نے ان کی خیر خواہی کی۔ [2]

---

[1] مسند البزار ج۳ ص۱۵، مطبوعہ مکتبۃ العلوم والحکم، مدینہ منورہ۔

[2] نوادر الاصول فی معرفۃ احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، ج۱، ص۱۴۳، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، تاریخ مدینۃ دمشق، ج۱۷، ص۳۴۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان۔

صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ ہر نیک کام میں مقدم:

۳۵} حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

والذی نفسی بیدہ ما استبقنا الی خیر قط الا سبقنا الیہ ابوبکر۔

اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں نے جس خیر کے کام کا ارادہ کیا اس میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ مجھ سے سبقت لے گئے۔ [۴]

وصالِ صدّیق رضی اللہ عنہ پر خطاب علی رضی اللہ عنہ:

۳۶} حضرت اُسید بن صفوان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

جب حضرت سیّدنا صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو مدینے کی فضا میں رنج وغم کے آثار تھے، ہر شخص شدّتِ غم سے نڈھال تھا، ہر آنکھ سے اشک رواں تھے، صحابۂ کرام علیہم الرضوان پر اسی طرح پریشانی کے آثار تھے جیسے حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصالِ ظاہری کے وقت تھے، سارا مدینہ غم میں ڈوبا ہوا تھا، پھر جب حضرت سیّدنا صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ کو غسل دینے کے بعد کفن پہنایا گیا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور کہنے لگے: آج کے دن نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہم سے رخصت ہو گئے پھر آپ رضی اللہ عنہ حضرت سیّدنا صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس کھڑے ہو گئے اور آپ کے اوصاف بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

---

[۴] المعجم الاوسط للطبرانی ج ۷ ص ۱۶۴ رقم الحدیث: ۷۱۶۸ مطبوعہ دار الحرمین قاہرہ، مصر، مجمع الزوائد ج ۹ ص ۱۳ رقم الحدیث: ۱۴۳۳۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان۔

اے صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہترین رفیق، اچھے محب، بااعتماد رفیق اور رازداں تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے مشورہ فرمایا کرتے تھے، آپ لوگوں میں سب سے پہلے مومن، ایمان میں سب سے زیادہ مخلص، پختہ یقین رکھنے والے اور متقی و پرہیز گار تھے، آپ دین کے معاملات میں بہت زیادہ سخی اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریبی دوست تھے، آپ کی صحبت سب سے اچھی تھی، آپ کا مرتبہ سب سے بلند تھا، آپ ہمارے لیے بہترین واسطہ تھے، آپ کا اندازِ خیر خواہی، دعوت و تبلیغ کا طریقہ، شفقتیں اور عطائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح تھیں، آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت زیادہ خدمت گزار تھے، اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی خدمت کی بہترین جزا عطا فرمائے، آپ نے دینِ متین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت زیادہ خدمت کی، اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے شایانِ شان آپ کو جزا عطا فرمائے! جس وقت لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلایا تو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق فرمائی، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر فرمان کو حق و سچ جانا اور ہر معاملے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق فرمائی، اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں آپ کو صدّیق کا لقب عطا فرمایا فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِیۡ جَآءَ بِالصِّدۡقِ وَصَدَّقَ بِہٖۤ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُتَّقُوۡنَ ﴿۳۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ جنہوں نے ان کی تصدیق کی یہی ڈر والے ہیں۔ [1]

---

[1] پ۲۴، الزمر: ۳۳

پھر حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا:

اے صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ: جس وقت لوگوں نے بخل کیا آپ نے سخاوت کی، لوگوں نے مصائب وآلام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ چھوڑ دیا لیکن آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے، آپ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبتِ بابرکت سے بہت زیادہ فیض یاب ہوئے۔ آپ کی شان تو یہ ہے کہ آپ کو "ثانی اثنین" کالقب ملا، آپ یارِ غار ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہ پر سکینہ نازل فرمایا، آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت فرمائی، آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق وامین اور خلیفہ فی الدین تھے، آپ نے خلافت کا حق ادا کیا، آپ نے مرتدوں سے جہاد کیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصالِ ظاہری کے بعد لوگوں کے لیے سہارا بنے، جب لوگوں میں اُداسی اور مایوسی پھیلنے لگی تو اس وقت بھی آپ کے حوصلے بلند رہے، لوگوں نے اپنے اسلام کو چھپایا لیکن آپ نے اپنے ایمان کا اظہار کیا، جب لوگوں میں کمزوری آئی تو آپ نے ان کو تقویت بخشی، ان کی حوصلہ افزائی فرمائی اور انہیں سنبھالا۔

آپ نے ہمیشہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کی اتباع کی، آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفۂ برحق تھے، منافقین وکفار آپ کے حوصلوں کو پست نہ کرسکے، آپ نے کفار کو ذلیل کیا، باغیوں پر خوب شدت کی، آپ کفار ومنافقین کے لیے غیض وغضب کا پہاڑ تھے۔ لوگوں نے دینی اُمور میں سستی کی لیکن آپ نے بخوشی دین پر عمل کیا، لوگوں نے حق بات سے خاموشی اختیار کی مگر آپ نے علی الاعلان کلمۂ حق کہا، جب لوگ اندھیروں میں بھٹکنے لگے تو آپ کی ذات ان کے

لیے منارہ نور ثابت ہوئی، انہوں نے آپ کی طرف رُخ کیا اور کامیاب ہوئے، آپ سب سے زیادہ ذہین و فطین، اعلیٰ کِردار کے مالک، سچے، خاموش طبیعت، دور اَندیش، اچھی رائے کے مالک، بہادر اور سب سے زیادہ پاکیزہ خصلت تھے۔

خدا عزوجل کی قسم! جب لوگوں نے دین اسلام سے دوری اختیار کی توسب سے پہلے آپ ہی نے اسلام قبول کیا، آپ مسلمانوں کے سردار تھے، آپ نے لوگوں پر مشفق باپ کی طرح شفقتیں فرمائیں، جس بوجھ سے وہ لوگ تھک کر نڈھال ہوگئے تھے آپ نے انہیں سہارا دیتے ہوئے وہ بوجھ اپنے کندھوں پر لاد لیا، جب لوگوں نے بے پروائی کا مظاہرہ کیا تو آپ نے قوم کی باگ ڈور سنبھالی، جس چیز سے لوگ بے خبر تھے آپ اسے جانتے تھے اور جب لوگوں نے بے صبری کا مظاہرہ کیا تو آپ نے صبر سے کام لیا، جو چیز لوگ طلب کرتے آپ عطا فرما دیتے، لوگ آپ کی پیروی کرتے رہے اور کامیابی کی طرف بڑھتے رہے اور آپ کے مشوروں اور حکمتِ عملی کی وجہ سے انہیں ایسی ایسی کامیابیاں عطا ہوئیں جو ان لوگوں کے وہم و گمان میں بھی نہ تھیں، آپ کافروں کے لیے دردناک عذاب اور مومنوں کے لیے رحمت، شفقت اور محفوظ قلعہ تھے۔ خدا عزوجل کی قسم! آپ اپنی منزلِ مقصود کی طرف پرواز کر گئے اور اپنے مقصود کو پالیا، آپ کی رائے کبھی غلط نہ ہوئی، آپ نے کبھی بزدلی کا مظاہرہ نہ کیا، آپ بہت نڈر تھے، کبھی بھی نہ گھبراتے، گویا آپ جذبوں اور ہمتوں کا ایسا پہاڑ تھے جسے نہ تو آندھیاں ڈگمگا سکیں نہ ہی سخت گرج والی بجلیاں متزلزل کر سکیں، آپ بالکل ایسے ہی تھے

جیسے حضور ﷺ نے آپ کے بارے میں فرمایا۔ آپ بدن کے اعتبار سے اگرچہ کمزور تھے لیکن اللہ تعالیٰ کے دین کے معاملے میں بہت زیادہ قوی و مضبوط تھے۔ آپ اپنے آپ کو بہت عاجز سمجھتے، لیکن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کا رتبہ بہت بلند تھا اور آپ لوگوں کی نظروں میں بھی بہت باعزت و باوقار تھے۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کی تعریف کرتے ہوئے مزید فرمایا:

آپ نے کبھی کسی کو عیب نہ لگایا، نہ کسی کی غیبت کی اور نہ ہی کبھی لالچ کی؛ بلکہ آپ لوگوں پر بہت زیادہ شفیق و مہربان تھے، کمزور و ناتواں لوگ آپ کے نزدیک محبوب اور عزت والے ہوتے، اگر کسی مال دار اور طاقتور شخص پر ان کا حق ہوتا تو انہیں ضرور ان کا حق دلواتے۔ طاقت اور شان و شوکت والوں سے جب تک لوگوں کا حق نہ لے لیتے وہ آپ کے نزدیک کمزور ہوتے۔ آپ کے نزدیک امیر وغریب سب برابر تھے، آپ کے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ مقرب و محبوب وہ تھا جو سب سے زیادہ متقی و پرہیز گار تھا۔ آپ صدق و سچائی کے پیکر تھے، آپ کا فیصلہ اٹل ہوتا، آپ بہت مضبوط رائے کے مالک اور حلیم و بردبار تھے۔

اللہ عزوجل کی قسم! آپ ہم سب سے سبقت لے گئے، آپ کے بعد والے آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتے، آپ نے ان سب کو پیچھے چھوڑ دیا، آپ اپنی منزلِ مقصود کو پہنچ گئے، آپ کو بہت عظیم کامیابی حاصل ہوئی۔

اے یارِ غار! آپ نے اس شان سے اپنے اصلی وطن کی طرف کوچ کیا کہ آپ کی عظمت کے ڈنکے آسمانوں میں بج رہے ہیں اور آپ کی جدائی کا غم ساری دنیا کو رُلا رہا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ!

ہم ہر حال میں اپنے رب کے ہر فیصلے پر راضی ہیں، ہر معاملے میں اس کی اطاعت کرنے والے ہیں۔

اے صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپ کی جدائی کا غم مسلمانوں کے لیے سب سے بڑا غم ہے، آپ کی ذات اہل اسلام کے لیے عزت کا باعث بنی، آپ مسلمانوں کے لیے بہت بڑا سہارا اور جائے پناہ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی آخری آرام گاہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب میں بنائی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کی طرف سے اچھا اجر عطا فرمائے اور ہمیں آپ کے بعد صراطِ مستقیم پر ثابت قدم رکھے اور گمراہی سے بچائے۔ (آمین)

لوگ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا کلام خاموشی سے سنتے رہے۔ جب آپ نے خاموشی اختیار کی تو لوگوں نے زار و قطار رونا شروع کر دیا اور سب نے بیک زبان ہو کر کہا:

اے حیدرِ کرّار! آپ نے بالکل سچ فرمایا، آپ نے بالکل سچ فرمایا۔ [1]

---

[1] الرّیاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، ج۱، ص ۲۲۴ تا ۲۲۶، مطبوعہ دار المعرفۃ، بیروت، لبنان۔

شیخین کریمین بطورِ حجت و دلیل:

۳۷} حضرت سیّدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے ارشاد فرمایا:

ان اللہ عز وجل جعل ابابکر و عمر حجۃ علی من بعدھما من الولاۃ الی یوم القیامۃ فسبقا واللہ سبقا بعیدا و اتعبا من بعدھما تعبا شدیدا۔

اللہ عزوجل نے حضرت سیّدنا ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ و حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو قیامت تک آنے والے حکمرانوں اور والیوں پر حجت اور دلیل بنایا ہے۔

خدا عزوجل کی قسم یہ دونوں سب پر سبقت لے گئے ہیں اور ان دونوں نے بعد میں آنے والوں کو بہت تھکا دیا۔[۱]

مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کے محبوب:

۳۸} حضرت سیّدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ حضرت سیّدنا ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد آپ کے پاس تشریف لائے جب کہ آپ کے جسدِ مبارک کو ایک کپڑے سے ڈھانپ دیا گیا تھا تو آپ نے فرمایا:

ما أحد القی اللہ بصحیفتہ أحب إلی من ھذا المسجّی۔

میرے نزدیک کوئی اِس شخصیت سے بڑھ کر پسندیدہ نہیں، جس نے اللہ تعالیٰ سے اپنے نیک اعمال نامے کے ساتھ ملاقات کی ہو۔[۲]

---

[۱] کنز العمال ج ۷ جزء ۱۳ ص ۱۳ رقم الحدیث: ۳۶۱۵۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان۔

[۲] تاریخ الخلفاء، ص ۱۴۰ مطبوعہ دار المنہاج، جدہ۔

چار یاروں سے محبّت جنّت کی ضمانت:

۳۹} حارث سے روایت ہے کہ حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

من أحب أبا بكر قام يوم القيامة مع أبي بكر وصار معه حيث يصير ومن أحب عمر كان مع عمر حيث يصير ومن أحب عثمان كان مع عثمان فمن أحب هؤلاء كان معهم في الجنة۔

جس نے حضرت سیّدنا ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ سے محبّت کی، قیامت کے دن وہ ان ہی کے ساتھ کھڑا ہو گا اور جہاں وہ تشریف لے جائیں گے وہ بھی ان ہی کے ساتھ ساتھ جائے گا۔[1]

خلافتِ نبوّت کا انقطاع:

۴۰} حضرت اسید بن صفوان سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

جب حضرت سیّدنا ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو اہل مدینہ رو رو کے نڈھال ہو گئے اور اس طرح بے چین و پریشان ہو گئے جیسے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت لوگ بے چین اور غم سے نڈھال تھے۔

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ روتے ہوئے تشریف لائے اور ارشاد فرمایا:

اليوم انقطعت خلافة النبوة۔

---

[1] کنز العمال ج ۷ جزء ۱۳ ص ۶ رقم الحدیث: ۳۶۰۹۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان، تاریخ مدینۃ دمشق، ج ۲۱، ص ۴۶۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان۔

آج خلافتِ نبوّت دنیا سے ختم ہو گئی۔ [۱]

شیخین کا گستاخ مُلک بدر:

۴۱} ابراہیم سے روایت ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ بات پہنچی کہ عبد اللہ بن اسود حضرت سیّدنا ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ و عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کرتا ہے، تو حضرت سیّدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کرنے کے لیے تلوار منگائی لیکن لوگوں نے اس کی اصلاح کی امید دلائی تو آپ نے اپنا ارادہ تبدیل فرما کر اسے مُلک بدر کرنے کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا:

میں جس شہر میں ہوں اس شہر میں یہ نہیں ٹھہر سکتا۔ پس اسے جِلاوطن کر کے شام بھیج دیا گیا۔ [۲]

افضلیتِ صدّیق کے منکر کی سزا:

۴۲} عطیہ عوفی سے روایت ہے حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

لو اتیت برجل یفضلنی علی ابی بکر و عمر لعاقبته مثل حد الزانی۔

جو مجھے سیّدنا ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دے گا میں اسے زانی کی حد لگاؤں گا۔ [۳]

---

[۱] اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ ص ۸۴۸ مطبوعہ دار ابن حزم بیروت، لبنان۔

[۲] کنز العمال ج ۷ جزء ۱۳ ص ۱۳ رقم الحدیث: ۳۶۱۵۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان۔

[۳] کنز العمال ج ۷ جزء ۱۳ ص ۱۳ رقم الحدیث: ۳۶۱۴۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان۔

شیخین کے گستاخ شریر مخلوق:

۴۳} عبد اللہ بن کثیر سے روایت کہ حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

سیکون فی آخر الزمان قوم ینتحلون محبتنا والتشیع فینا ھم شرار عباد اللہ الذین یشتمون ابابکر و عمر۔

عنقریب آخری زمانے میں ایسے لوگ ہوں گے جو ہماری محبت کا دعویٰ کریں گے اور ہمارے گروہ میں ہونا ظاہر کریں گے، وہ لوگ اللہ کے شریر بندوں میں سے ہیں جو حضرت سیّدنا ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو برا کہتے ہیں۔ [۱]

صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ پہلے خلیفہ:

۴۴} حضرت سیّدنا مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ماخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا حتی عھد الی ان ابابکر یلی الامر بعدہ ثم عمر ثم عثمان ثم الی فلا یجتمع علی وعنہ لم یمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اسر الی ان ابابکر سیتولی بعدہ۔

حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک دنیا سے تشریف نہیں لے گئے جب تک کہ آپ نے مجھ سے یہ عَہد نہ لیا کہ میرا اَمر میرے بعد ابو بکر کو ملے گا پھر عمر کو پھر عثمان کو پھر میری طرف آئے گا اور لوگ مجھ پر جمع نہیں ہوں گے، اور آپ ہی سے

---

[۱] کنز العمال ج ۷ جزء ۱۳ ص ۶ رقم الحدیث: ۳۶۰۹۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان، جمع الجوامع الجامع الکبیر للسیوطی ج ۱۱ ص ۵۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان۔

روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اس وقت تک وصال نہ فرمایا جب تک کہ مجھ پر یہ راز ظاہر نہ فرمایا کہ میرے بعد میری ولایت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ملے گی۔ [۱]

صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی تکلیف سے نظام اسلام میں خرابی:

{۴۵} اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ جہاد کے ارادے سے اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے گھوڑے کی باگ پکڑ کر، کہا:

الی این یاخلیفة رسول الله ﷺ اقول لك ماقال رسول الله ﷺ یوم احد شم سیفك ولا تفجعنا بنفسك وارجع الی المدینة فوالله لئن فجعنا بك لایکون للاسلام نظام ابدا فرجع۔

اے خلیفۂ رسول ﷺ! آپ نے کہاں کا ارادہ کیا ہوا؟ میں آج آپ سے وہی بات کہتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے آپ سے غزوۂ اُحد میں ارشاد فرمائی تھی۔ اپنی تلوار کو نیام میں ڈال لیجیے اور اب اپنے آپ کو مصیبت میں نہ ڈالیں اور واپس مدینۂ طیبہ لوٹ جائیں۔ خدا عزوجل کی قسم اگر آپ کی ذات کو کچھ نقصان پہنچا تو نظامِ اسلام بھی باقی نہ رہے گا تو آپ واپس مدینۂ طیبہ تشریف لے گئے۔ [۲]

---

[۱] الریاض النضرة، ج۱، ص۴۸ مطبوعہ دار المعرفہ، بیروت، لبنان۔

[۲] کنز العمال ج۳ جزء ۵ ص ۲۶۴ رقم الحدیث: ۱۴۱۶۳، ۱۴۱۶۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت، لبنان، البدایہ والنہایہ ج۹ ص۴۴۶ مطبوعہ دار ہجر جیزہ، تاریخ الخلفاء ص۱۶۰ مطبوعہ دار المنہاج جدہ، السیرة الحلبیہ ج۲ ص۳۰۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان۔

شیخین کے فضائل:

۴۵} اَسماء بن حکم سے روایت ہے کہ حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے شیخین حضرت سیّدنا صدّیق اکبر و حضرت سیّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہما کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

کان واللہ امامی ھدی امینین ھادیین مھدیین راشدین مرشدین مصلحین مفلحین منجحین خرجا من الدنیا خمیصین۔

اللہ عزوجل کی قسم! وہ دونوں ہدایت کے امام، امین، حق کی طرف رہنمائی فرمانے والے راشد و مرشد، ہادی و مہدی، اصلاح کرنے والے، کامیاب و کامران اور دنیا سے خالی بغیر مال کے رخصت ہوئے۔[1]

شیخین ہادی و مہدی:

۴۶} حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ سیّدنا مولیٰ علی رضی اللہ عنہ مسجدِ نبوی شریف میں تشریف لائے تو چشمان مبارک سے آنسوؤں کی لڑی بن گئی اور جب آپ رضی اللہ عنہ کی نظر مبارک مکانِ جنت نشان سیّدہ خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا پر پڑی تو شدت سے گریہ فرمایا؛ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس

[1] تاریخ مدینۃ دمشق ج۱۷ص۳۴۵ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت ،لبنان، العقد الفرید ج۵ص۱۵ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت ،لبنان، جمع الجوامع، الجامع الکبیر للسیوطی ج۱۱ص۶۲ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت، لبنان۔

میں حاضر ہوئے، مواجہہِ اقدس پر شدت سے روئے پھر حضرت سیّدنا ابوبکر صدّیق و سیّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

یااخوی قد کنتما هادیین مهدیین خرجتما من الدنیا خمیصین

اے میرے بھائیو صدّیق و فاروق رضی اللہ عنہما! آپ دونوں حق کی راہ دکھانے والے سیدھا راستہ چلانے والے تھے اور تم دنیا سے بغیر لالچ کے خالی ہاتھ رخصت ہوئے۔[1]

صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ امت کے بہترین فرد:

۴۷} عبدِ خیر سے روایت ہے کہ میں نے مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

ثُمَّ اسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ بِعَمَلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِسُنَّتِهِ، ثُمَّ قُبِضَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى خَيْرِ مَا قُبِضَ عَلَيْهِ أَحَدٌ، وَكَانَ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا، ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُمَرُ فَعَمِلَ بِعَمَلِهِمَا وَسُنَنِهِمَا ثُمَّ قُبِضَ عَلَى خَيْرِ مَا قُبِضَ عَلَيْهِ أَحَدٌ، وَكَانَ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا وَبَعْدَ أَبِي بَكْرٍ۔

پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے آپ نے حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقۂ کار پر نظامِ خلافت چلایا پھر آپ

[1] خلاصۃ الوفا باخبار دار المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ص ۹۹ مطبوعہ کتاب ناشرون بیروت لبنان، البدر التمام شرح بلوغ المرام ج۲ ص۴۲۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، شفاء الفواد بزیارۃ خیر العباد صلی اللہ علیہ وسلم ص ۶۶ مطبوعہ المکتبۃ العالمیۃ، بیروت، لبنان۔

بہتر حالت میں اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ آپ حضور سیّدِ عالم ﷺ کے بعد اس امّت کے بہترین فرد تھے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضور سیّدِ عالم ﷺ اور حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ کے طریقۂ کار پر عمل کرتے ہوئے نظامِ خلافت کو چلایا پھر آپ بھی بہتر حالت میں اس دنیا سے رخصت ہوئے اور آپ حضور سیّدِ عالم ﷺ اور حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ کے بعد اس امّت کے بہترین فرد تھے۔ [۱]

شیخین کا جنّت میں سب سے پہلے داخلہ:

۴۷} عبدِ خیر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سیّدنا مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سنا:

اوّل من یدخل الجنۃ من ھذہ الامۃ ابوبکر و عمر۔

اس امّت میں جنّت میں سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ داخل ہوں گے۔ [۲]

[۱] مسند احمد ج ۲ ص ۳۱۵ رقم الحدیث: ۱۰۵۹ مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، لبنان، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۷ ص ۴۳۳ رقم الحدیث: ۳۷۰۵۳ مطبوعہ مکتبۃ الرشد، ریاض، فضائل الصحابۃ للامام احمد بن حنبل ج ۱ ص ۳۱۱ رقم الحدیث: ۴۲۷ مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، لبنان، الشریعۃ للآجری ج ۴ ص ۱۷۱۳ مطبوعہ دار الوطن، ریاض، تاریخ مدینۃ دمشق ج ۱۷ ص ۲۸۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان۔

[۲] تاریخ مدینۃ دمشق ج ۴۴ ص ۲۸۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت لبنان، کنز العمال ج ۷ جزء ۱۳ ص ۱۱ رقم الحدیث: ۳۶۱۳۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان۔

شیخین و مولیٰ علی کی محبّت ایمان کی علامت:

۴۸} حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک مرتبہ سیّدنا مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی:

یا خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر۔

تو مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ٹھہرو ابو جحیفہ:

الا اخبرك بخير الناس بعد رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ابوبكر و عمر يا ابا جحيفة لا يجتمع حبي و بغض ابي بكر و عمر في قلب مؤمن ولا يجتمع بغضي و حب ابي بكر و عمر في قلب مؤمن.

خبردار میں تجھے بتاتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ و حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں، میری محبت اور ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کا بغض کسی مسلمان کے دل میں جمع نہیں ہو سکتا اور ایسا ہی میرا بغض اور ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کی محبّت کسی مسلمان کے دل میں جمع نہیں ہو سکتی۔ [1]

[1] المعجم الاوسط للطبرانی ج۴ ص ۱۸۲ رقم الحدیث: ۳۹۲۰، مطبوعہ دارالحرمین قاہرہ مصر، تاریخ مدینۃ دمشق ج۴۴ ص ۳۱۴ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت، لبنان، جمع الجوامع الجامع الکبیر للسیوطی ج۱۱ ص ۵۹ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت، لبنان، تاریخ الخلفاء ص ۱۴۰ مطبوعہ دارالمنہاج جدہ، الشریعۃ للآجری ج۵ ص ۲۳۲۵ رقم الحدیث: ۱۸۱۲ مطبوعہ دارالوطن ریاض، کنز العمال ج۷ جزء ۱۳ ص ۱۱ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت، لبنان، مجمع الزوائد ج۹ ص ۲۱ رقم الحدیث: ۱۴۳۵۷ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت، لبنان۔

منکر افضلیت شیخین کی سزا:

{۴۹} حسن بن کثیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا:

انت خیر الناس۔

آپ تمام لوگوں سے بہتر ہیں۔

مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا:

هل رايت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم؟ قال لا قال اما رايت ابابكر؟ قال لا، قال فما رايت عمر؟ قال لا۔

فرمایا کیا تم نے حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے؟ اس نے عرض کی نہیں کی پھر فرمایا کیا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی زیارت کی؟ اس نے عرض کی نہیں کی پھر فرمایا کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زیارت کی؟ اس نے منع کیا تو ارشاد فرمایا:

اما انك لو قلت انك رايت النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقتلتك ولو قلت رايت ابابكر وعمر لجلدتك۔

اگر تو کہتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے تو میں تمہیں قتل کر دیتا اور اگر تم کہتے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ و حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے تو میں تمہیں کوڑے لگاتا۔[1]

---

[1] کنز العمال ج۷ جزء۱۳ ص۱۳ رقم الحدیث:۳۶۱۴۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان، جمع الجوامع الجامع الکبیر للسیوطی ج۱۱ ص۶۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان۔

شیخین کی محبّت ایمان کی علامت:

۵۰} سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ میرا گزر ایک ایسی قوم سے ہوا جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ وحضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخیاں کر رہے تھے، میں نے سیّدنا مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر سارا ماجرا عرض کیا اور بتایا کہ ان کا خیال یہ ہے کہ یہی سوچ و فکر مولیٰ علی (رضی اللہ عنہ) بھی اپنے دل میں چھپائے ہوئے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں، اللہ تعالیٰ ان دونوں صدّیق رضی اللہ عنہ وفاروق رضی اللہ عنہ پر رحمت فرمائے پھر روتے ہوئے مسجد میں تشریف لائے اور جب لوگ جمع ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ منبر پر اس طرح جلوہ افروز ہوئے کہ آپ رضی اللہ عنہ کی سفید داڑھی مبارک سے آنسوں ٹپک رہے تھے پھر آپ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا:

مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَذْكُرُونَ سَيِّدَىْ قُرَيْشٍ وَأَبَوَيِ الْمُسْلِمِينَ بِمَا أَنَا عَنْهُ مُتَنَزِّهٌ، وَعَمَّا قَالُوا عَنْهُ بَرِيءٌ، وَعَلَى مَا قَالُوا مُعَاقِبٌ، أَمَا وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ، وَبَرَأَ النَّسَمَةَ، لَا يُحِبُّهُمَا إِلَّا مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ، وَلَا يُبْغِضُهُمَا إِلَّا فَاجِرٌ رَدِيءٌ، صَحِبَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصِّدْقِ وَالْوَفَاءِ يَأْمُرَانِ وَيَنْهَيَانِ وَيَقْضِيَانِ وَيُعَاقِبَانِ، فَمَا يُجَاوِزَانِ فِيمَا يَصْنَعَانِ رَأْيَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَرَى مِثْلَ رَأْيِهِمَا رَأْيًا، وَلَا يُحِبُّ كَحُبِّهِمَا أَحَدًا، مَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ عَنْهُمَا رَاضٍ، وَالْمُؤْمِنُونَ عَنْهُمَا رَاضُونَ، أَمَّرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ عَلٰى صَلَاةِ الْمُؤْمِنِينَ، فَصَلّٰى بِهِمْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَبَضَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى نَبِيَّهٗ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاخْتَارَ لَهُ مَا عِنْدَهٗ، وَوَلَّاهُ الْمُؤْمِنُونَ ذٰلِكَ وَكَانَ وَاللهِ خَيْرَ مَنْ بَقِيَ، وَأَرْأَفَهُ رَأْفَةً، وَأَحْسَنَهُ وَرَعًا، وَأَقْدَمَهُ سِنًّا وَإِسْلَامًا، شَبَّهَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِيكَائِيلَ رَأْفَةً وَرَحْمَةً، وَبِإِبْرَاهِيمَ عَفْوًا وَوَقَارًا، فَسَارَ فِينَا سِيرَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى مَضٰى عَلٰى أَجَلِهِ ذَلِكَ، ثُمَّ وَلَّى الْأَمْرَ بَعْدَهُ عُمَرَ رَحِمَهُ اللهُ وَاسْتَأْمَرَ الْمُسْلِمِينَ فِي هَذَا۔۔۔۔فَمَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّهُمَا، وَمَنْ لَمْ يُحِبَّهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي، وَأَنَا مِنْهُ بَرِيءٌ، وَلَوْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ إِلَيْكُمْ فِي أَمْرِهِمَا لَعَاقَبْتُ عَلٰى هَذَا أَشَدَّ الْعُقُوبَةِ، وَلٰكِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ أُعَاقِبَ قَبْلَ التَّقَدُّمِ، أَلَا فَمَنْ أُتِيتُ بِهِ يَقُولُ هَذَا بَعْدَ الْيَوْمِ فَإِنَّ عَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُفْتَرِي، أَلَا وَإِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ۔

ایسے لوگوں کا کیا حال ہے جو حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں بھائیوں وزیروں، دونوں ساتھیوں اور قریش کے سرداروں اور مسلمانوں کے دونوں بزرگوں کا براذکر کرتے ہیں۔ میں ان کی اس حرکت سے بالکل بری ہوں اور میں اس چیز پر ان کو سزا دوں گا۔ اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا اور روح کو زندگی بخشی ان سے مومن و متقی ہی محبت رکھتا ہے اور فاجر ہی ان سے بغض رکھتا ہے۔ یہ دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں صدق و وفا سے رہے احکامِ الٰہیہ کے ساتھ حکمرانی کرتے رہے ، زجر و توبیخ کے ساتھ جھگڑوں کے فیصلے کرتے اور جرم پر شرعی سزائیں دیتے رہے۔

حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں ان کی رائے کے برابر کسی کی رائے اہمیت نہیں رکھتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان جیسی محبت کسی کو نہ دیتے تھے۔ جب حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دنیائے فانی سے پردہ فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں سے راضی تھے اور تمام مسلم امہ بھی ان سے راضی رہی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے نماز میں مسلمانوں کے امام بنے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں تقریباً سات دن تک امامت فرمائی؛ پھر جب سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دنیا سے پردہ فرمایا تو مسلمانوں نے آپ کو خلیفہ بنایا، آپ سب سے بہتر، نرم دل، صاحبِ تقویٰ، عمر میں بڑے تھے اور آپ کا اسلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا تھا، نرمی ورحمت میکائیل علیہ السلام جیسی، عفو ودرگذر ابراہیم علیہ السلام جیسا تھا۔ آپ ہمارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح رہے جب آپ کا وصال ہوا تو آپ کے بعد عمر رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے خلیفہ بنے۔

پس جس نے مجھ سے محبت کی اسے چاہیے ان دونوں سے بھی محبت کرے، جس نے ان سے محبت نہ رکھی تو اس نے مجھ سے بغض رکھا اور میں اس سے بری ہوں اور جس نے مجھے مقدّم جانا میں اس کو سزا دوں گا، کیوں کہ مجھے مقدم کرنے سے پہلے سزا نہیں مگر جس نے ایسا کیا میں اسے مفتری کی حد لگاؤں گا۔ اس امّت میں حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ [1]

---

[1] الشریعۃ للآجری ج۴ص۱۷۲۵مطبوعہ دارالوطن ریاض، فضائل الخلفاء الراشدین للاصبہانی ج۱ص۱۸۴مطبوعہ دارالبخاری مدینہ منورہ، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ ج۴ص۱۵۴مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان، تاریخ مدینۃ دمشق ج۴۴ص۳۶۶مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان۔

شیخین کے گستاخ کی سزا:

۵۱} عبیدہ سلمانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کو ایک شخص کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ شیخین حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہتا ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو بلایا تو وہ بطورِ تعریض عیوب بیان کرنے لگا۔ آپ رضی اللہ عنہ سمجھ گئے اور ارشاد فرمایا:

اما والذی بعث محمد بالحق لو سمعت منك او بلغنی او ثبتت علیك بینۃ لالقیت اکثرك شعرا۔

اس ذات کی قسم جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا: مجھے جو کچھ معلوم ہوا اگر میں اسے تمہاری زبان سے سن لیتا یا تمہارے خلاف گواہی ثابت ہو جاتی، تو میں تمہارا سر قلم کر دیتا۔[1]

گستاخِ شیخین کی آنکھ پھوڑ دی:

۵۲} یحییٰ بن عطاف معدل کہتے ہیں کہ ایک دمشقی شیخ جو عرصۂ دراز سے حجازِ مقدس میں مقیم تھا اس نے مجھے یہ واقعہ بتایا کہ ایک بار قحط سالی کے زمانے میں مدینۂ منوّرہ مقیم تھا تو میں اونٹ کے بچے کے بدلے آٹا خریدنے بازار گیا، آٹا بیچنے والے نے اونٹ کا بچہ لے کر کہا کہ شیخین پر لعنت کرو (العیاذ باللہ) اور آٹا لے جاؤ میں نے انکار کر دیا وہ بار بار ہنستے ہوئے اصرار کرنے لگا میں نے تنگ آکر اسے کہا شیخین پر

---

[1] النہی عن سب الاصحاب ومافیہ من الاثم والعقاب ص ۵۳ مطبوعہ الدار الذھبیۃ، قاہرہ، مصر۔

لعنت کرنے والے پر اللہ کی لعنت۔ یہ سن کر اس نے میری آنکھ پر طمانچہ مارا میں واپس مسجد چلا آیا۔ میری آنکھوں سے آنسو جاری تھے میافارقین کا میرا ایک ساتھی وہاں موجود تھا جو عرصۂ دراز سے مدینۂ منوّرہ مقیم تھا اس نے میرا حال دریافت کیا، میں نے اسے مکمل واقعہ بیان کر دیا تو وہ مجھے قبرِ انور کے پاس لے گیا اور عرض کی:

السلام علیك یارسول اللہ ﷺ

ہم آپ کی بارگاہ میں مظلوم بن کر آئے ہیں، ہمارا قصاص لیجیے!

اور خوب رویا پھر ہم لوٹ آئے اور جب رات ہوئی تو میں سو گیا پھر صبح جب میں بیدار ہوا تو میں نے اپنی آنکھ میں افاقہ محسوس کیا ایسا لگ رہا تھا جیسے اس میں کبھی زخم نہیں تھا۔

اس کے بعد تھوڑی ہی دیر میں ایک نقاب پوش مسجد کے دروازے پر آیا جو میرے بارے میں لوگوں سے معلوم کر رہا تھا لوگوں نے میرا ٹھکانہ بتایا اس نے میرے پاس آکر مجھے سلام کیا اور کہا میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں مجھے معاف کر دو میں وہی شخص ہوں جس نے تمہاری آنکھ زخمی کی تھی، میں نے اس سے کہا جب تک مجھے اس معافی مانگنے کا سبب نہیں بتاؤ گے میں تمہیں معاف نہیں کروں گا، تو اس نے بتایا کہ وہ سویا تو خواب میں دیکھا کہ حضور سیّدِ عالم ﷺ تشریف لائے ہوئے ہیں اور آپ کے ساتھ حضرت سیّدنا ابو بکر صدّیق و سیّدنا فاروقِ اعظم و سیّدنا علی رضی اللہ عنہم بھی جلوہ گر ہیں۔ میں نے خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لاسلم اللہ علیك ولارضی عنك۔

نہ تجھ پر اللہ کی سلامتی ہو نہ ہی تجھ سے اللہ تعالیٰ راضی ہو!

کیا میں نے تمہیں شیخین پر لعنت کرنے کا حکم دیا تھا؟ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے میری آنکھ میں انگلی ڈال کر اسے زخمی کر دیا اور میری آنکھ کھل گئی، اس نے کہا میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ واستغفار کرتا ہوں اور آپ سے اپنے جرم کی معافی چاہتا ہوں، مجھے معاف کر دو میں نے اس کی بات سن کر کہا جاؤ میں نے تمہیں معاف کیا۔ [1]

☆.....☆.....☆

[1] النہی عن سب الاصحاب ومافیہ من الاثم والعقاب ص۱۰۹،۱۰۸ مطبوعہ الدار الذھبیہ، قاہرہ، مصر۔

کتب شیعہ سے فضائل صدّیق رضی اللہ عنہ

بزبانِ علی رضی اللہ عنہ

خلافت کے حق دار:

۱} حضرت مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا:

وانا لنری أبا بکر أحق الناس بها، إنه لصاحب الغار، وثانی اثنین، وإنا لنعرف له سنه، ولقد أمره رسول الله صلی الله علیه وآله بالصلاة وهو حی.

ہم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سب لوگوں سے زیادہ حق دار سمجھتے ہیں کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غار کے ساتھی اور ثانی اثنین ہیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیاتِ ظاہری میں ان کو نماز پڑھانے کا حکم فرمایا۔ [۱]

شیخین کریمین سب سے بہتر:

۲} حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

ان خیر هذه الامة بعد نبیها ابو بکر و عمر۔

اس امّت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ [۲]

---

[۱] شرح نہج البلاغہ ابن ابی حدید ج ۱ جزء ۲ ص ۳۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان۔

[۲] الشافی فی الامامۃ ج ۳، ص ۹۴ مطبوعہ مؤسسۃ الصادق، طہران، ایران۔

شیخین ہدایت کے امام:

۳} حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے بارے میں ارشاد فرمایا:

انہما اماما الھدی وشیخا الاسلام والمقتدی بہما بعد رسول اللہ ومن اقتدی بہما عصم۔

یہ حضرت ابو بکر صدّیق اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما دونوں ہدایت کے امام اور شیخ الاسلام اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مقتدیٰ ہیں اور جس نے ان کی پیروں کی وہ برائی سے بچ گیا۔ [۱]

شیخین کا مقام ومرتبہ:

۴} حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے، وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان ابابکر منی بمنزلۃ السمع وان عمر منی بمنزلۃ البصر۔

بے شک ابو بکر رضی اللہ عنہ مجھ سے ایسے ہیں جیسے میرے کان اور عمر رضی اللہ عنہ مجھ سے ایسے ہیں جیسے میری آنکھ۔ [۲]

---

[۱] تلخیص الشافی للطوسی ج۲ ص۴۲۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان۔

[۲] عیون اخبار الرضا لابن بابویہ قمی ج۲، ص۲۸۰، مطبوعہ مؤسسۃ الاعلمی للمطبوعات بیروت، لبنان، بحار الانوار ج۳۰ ص۱۸۰ مطبوعہ دار الرضا بیروت، لبنان، الفوائد الطوسیہ ج۱ ص۲۲۱ مطبوعہ المطبعۃ العلمیہ، قم، ایران۔

افضلیتِ صدیق رضی اللہ عنہ کے منکر کی سزا:

۵} حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے کوفے کے منبر پر ارشاد فرمایا:

لااوتی برجل یفضلنی علی ابی بکر وعمر الاجلدته حد المفتری۔

اگر ایسا شخص میرے پاس لایا گیا جو مجھے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر فضیلت دیتا ہو گا میں اس پر مفتری کی حد جاری کروں گا۔[۲]

ہے زمانہ معترف صدیق تیری شان کا
صدق کا ایقان کا اسلام کا ایمان کا
تجھ سے رونق دین نے پائی عرب و شام میں
مقتدا ہے تو علی کا بو ذر و سلمان کا

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین!

[۲] بحار الانوار ج ۱۰ ص ۳۷۷ مطبوعہ مؤسسۃ الوفاء، بیروت، لبنان۔

مآخذ و مراجع

۱۔ قرآنِ مجید، کلامِ باری تعالیٰ۔

۲۔ ترجمۂ قرآنِ کنزالایمان، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری (۱۳۴۰ھ)۔

۳۔ تفسیر الخازن ، امام علاء الدین علی بن محمد خازن (۷۴۱ھ)، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۔

۴۔ تفسیر الجامع لاحکام القرآن، امام شمس الدین محمد بن احمد قرطبی (۶۷۱ھ)، دار الفکر، بیروت، لبنان۔

۵۔ تفسیر الدر المنثور، امام جلال الدین عبد الرحمٰن سیوطی (۹۱۱ھ)، دار الفکر، بیروت، لبنان۔

۶۔ تفسیر الثعلبی، امام ابواسحاق احمد بن محمد ثعلبی (۴۲۷ھ)، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان۔

۷۔ الهدایة الی بلوغ النهایة، امام مکی بن ابوطالب قیسی (۴۳۷ھ)، الجامعة الشارقة، شارقہ، متحدہ عرب امارات۔

۸۔ غرائب التفسیر و عجائب التاویل، امام محمود بن حمزہ کرمانی (۵۰۵ھ)، دار القبلة، جدة و مؤسسة القرآن، بیروت، لبنان۔

۹۔ تفسیر فتح القدیر، محمد بن علی شوکانی (۱۲۵۰ھ)، دار ابن کثیر، دار القلم، دمشق، شام، بیروت، لبنان۔

۱۰۔ درج الدرر فی تفسیر الآی والسور، **عبدالقاہر بن عبدالرحمٰن جرجانی (۴۷۱ھ)**، دار الفکر، **عمان، اردن۔**

۱۱۔ تفسیر ابن رجب الحنبلی، **امام زین الدین ابن رجب (۷۹۵ھ)**، دار العاصمة، **ریاض۔**

۱۲۔ مؤطا امام مالك، **امام مالک بن انس (۱۷۹ھ)**، مؤسسة زيد بن سلطان النهيان، **ابوظبی۔**

۱۳۔ صحيح البخاری، **امام محمد بن اسماعیل (۲۵۶ھ)**، دار طوق النجاة، **بیروت، لبنان۔**

۱۴۔ صحيح المسلم، **امام مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری (۲۶۱ھ)**، دار احياء التراث العربی، **بیروت، لبنان۔**

۱۵۔ سنن الترمذی، **امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی (۲۷۹ھ)**، دار الغرب الاسلامی، **بیروت، لبنان۔**

۱۶۔ سنن ابو داؤد، **امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (۲۷۵ھ)**، المکتبة العصرية، **بیروت، لبنان۔**

۱۷۔ سنن ابن ماجة، **امام محمد بن یزید ابن ماجہ قزوینی (۲۷۳ھ)**، دار احياء الكتب العربية، **بیروت، لبنان۔**

۱۸۔ مسند احمد، **امام احمد بن حنبل (۲۴۱ھ)**، مؤسسة الرسالة، **بیروت، لبنان۔**

۱۹۔ صحیح ابن حبان ،**امام ابوحاتم محمد بن حبان(۳۵۴ھ)**، مؤسسة الرسالة، **بیروت، لبنان۔**

۲۰۔ صحیح ابن خزیمة، **امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ (۳۱۱ھ)**، المکتب الاسلامی، **بیروت، لبنان۔**

۲۱۔ فضائل الصحابة، **امام احمد بن حنبل (۲۴۱ھ)**، مؤسسة الرسالة، **بیروت، لبنان۔**

۲۲۔ کتاب السنة، **امام ابو بکر خلال (۳۱۱ھ)**، دار الرایة، **ریاض۔**

۲۳۔ شعب الایمان، **امام ابو بکر بیہقی (۴۵۸ھ)**، مکتبة الرشد، **ریاض۔**

۲۴۔ الابانة الکبری، **امام عبید اللہ ابن بطہ (۳۸۷ھ)**، دار الرایة، **ریاض۔**

۲۵۔ المعجم الکبیر، **امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی (۳۶۰ھ)**، مکتبة ابن تیمیة، **قاہرہ، مصر۔**

۲۶۔ المعجم الاوسط، **امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی (۳۶۰ھ)**، دار الحرمین، **قاہرہ، مصر۔**

۲۷۔ الاعتقاد، **امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی (۴۵۸ھ)**، دار الآفاق الجدیدة، **بیروت، لبنان۔**

۲۸۔ مسند ابویعلیٰ، **امام ابویعلیٰ احمد بن علی موصلی (۳۰۷ھ)**، دار المامون للتراث، **دمشق، شام۔**

۲۹۔ مصنّف ابن ابی شیبة، **امام ابو بکر عبداللہ بن محمد ابن ابی شیبہ (۲۳۵ھ)**، مکتبة الرشد، **ریاض۔**

۳۰۔ الاحادیث المختارۃ، **امام ضیاء الدین محمد بن عبد الواحد مقدسی (۶۴۳ھ)**، دار خضر، **بیروت، لبنان۔**

۳۱۔ تاریخ مدینۃ دمشق، **امام علی بن حسن ابن عساکر دمشقی (۵۷۱ھ)**، دار الکتب العلمیۃ، **بیروت، لبنان۔**

۳۲۔ السنۃ لابن ابی عاصم، **امام ابو بکر بن ابی عاصم شیبانی (۲۸۷ھ)**، المکتب الاسلامی، **بیروت، لبنان۔**

۳۳۔ مسند البزار، **امام ابو بکر احمد بن عمرو بزار (۲۹۲ھ)**، مکتبۃ العلوم والحکم، **مدینہ منوّرہ۔**

۳۴۔ تاریخ بغداد، **شیخ ابو بکر احمد بن علی بغدادی (۴۶۳ھ)**، دار الکتب العلمیۃ، **بیروت، لبنان۔**

۳۵۔ المستدرک علی الصحیحین، **امام ابوعبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم (۴۰۵ھ)**، دار الکتب العلمیۃ، **بیروت، لبنان۔**

۳۶۔ فضائل الخلفاء الراشدین، **امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی (۴۳۰ھ)**، دار البخاری، **مدینہ منوّرہ۔**

۳۷۔ مسند الفردوس، **امام شیرویہ بن شہر دار دیلمی (۵۰۹ھ)**، دار الکتب العلمیۃ، **بیروت، لبنان۔**

۳۸۔ الآحاد والمثانی، **امام ابو بکر بن ابو عاصم (۲۸۷ھ)**، دار الرایۃ، **ریاض۔**

۳۹۔ شرح السنۃ، **امام ابو محمد حسین بن مسعود فراء بغوی (۵۱۶ھ)**، المکتب الاسلامی، **دمشق، شام۔**

۴۰۔ الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، امام محب الدین طبری (۶۹۴ھ)، دار المعرفۃ، بیروت، لبنان۔

۴۱۔ شرح اصول اعتقاد اھل السنۃ والجماعۃ، ہبۃ اللہ بن حسن طبری لالکائی (۴۱۸ھ)،دار طیبۃ، حجاز۔

۴۲۔ المجالسۃ و جواھر العلم، امام ابو بکر احمد بن مروان دینوری مالکی(۳۳۳ھ)، دار ابن حزم، بیروت، لبنان۔

۴۳۔ فضائل ابی بکر الصدیق، امام ابوطالب محمد بن علی عشاری (۴۵۱ھ)، دار الصحابۃ للتراث، طنطا، مصر۔

۴۴۔ مجمع الزوائد، امام نورالدین علی بن ابو بکر ہیثمی (۸۰۷ھ)، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۔

۴۵۔ سیر اعلام النبلاء سیرۃ الخلفاء الراشدین، امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی (۷۴۸ھ)، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، لبنان۔

۴۶۔ الشریعۃ للآجری، امام ابو بکر محمد بن حسین آجری بغدادی (۳۶۰ھ)، دار الوطن، ریاض۔

۴۷۔ مسند الفاروق، حافظ ابن کثیر (۷۷۴ھ)، دار الفلاح، فیوم، مصر۔

۴۸۔ موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف، ابوہاجر محمد سعید بسیونی زغلول، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۔

۴۹۔ المواھب اللدنیة مع شرح العلامة الزرقانی، **امام شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی(۹۲۳ھ) و امام محمد بن عبدالباقی زرقانی (۱۱۲۲ھ)**، دارالکتب العلمیة، **بیروت، لبنان۔**

۵۰۔ بحر الفوائد المشھور بمعانی الاخبار، **امام ابو بکر محمد بن ابو اسحاق بخاری حنفی (۳۸۰ھ)**، دار الکتب العلمیة، **بیروت، لبنان۔**

۵۱۔ احیاء علوم الدین مع اتحاف السادة المتقین للزبیدی، **امام محمد بن محمد غزالی(۵۰۵ھ)**، دار الکتب العلمیة، **بیروت، لبنان۔**

۵۲۔ کنزالعمال، **امام علاء الدین علی بن حسام الدین متقی مکی (۹۷۵ھ)**، دارالکتب العلمیة، **بیروت، لبنان۔**

۵۳۔ مجموعة اجزاء حدیثیة، **مجموعۂ مصنفین**، دار الخراز، **جدّہ۔**

۵۴۔ الصواعق المحرقة، **امام احمد بن محمد بن حجر ہیثمی مکی(۹۷۴ھ)، مکتبۂ مجیدیہ، ملتان۔**

۵۵۔ زوائد تاریخ بغدادعلی الکتب الستة، **ڈاکٹر خلدون احدب**، دار القلم، **دمشق، شام۔**

۵۶۔ جمع الجوامع، الجامع الکبیر، **امام جلال الدین عبدالرحمٰن سیوطی (۹۱۱ھ)**، دار الکتب العلمیة، **بیروت، لبنان۔**

۵۷۔ البدایة والنھایة، **امام اسماعیل بن کثیر دمشقی(۷۷۴ھ)**، دار ھجر، **جیزہ۔**

۵۸۔ تاریخ الخلفاء، **امام جلال الدین عبدالرحمٰن سیوطی(۹۱۱ھ)**، دار المنھاج، **جدّہ۔**

۵۹۔ لوامع الانوار البھیۃ، شیخ شمس الدین محمد بن احمد سفارینی(۱۱۸۸ھ)، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۔

۶۰۔ الخصائص الکبریٰ، امام جلال الدین عبد الرحمٰن سیوطی (۹۱۱ھ)، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۔

۶۱۔ الطبقات الکبری، امام محمد بن سعد بغدادی(۲۳۰ھ)، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۔

۶۲۔ سبل الھدیٰ و الرشاد، امام محمد بن یوسف صالحی دمشقی(۹۴۲ھ)، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۔

۶۳۔ السنن الکبری، امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی (۴۵۸ھ)، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۔

۶۴۔ سیر اعلام النبلاء، امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی(۷۴۸ھ)، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۔

۶۵۔ السیرۃ الحلبیۃ ، امام علی بن برہان الدین حلبی (۱۰۴۴ھ)، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۔

۶۶۔ تاریخ الاسلام ووفیات المشاھیر والاعلام ، امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی(۷۴۸ھ)، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۔

۶۷۔ فتاوٰی رضویہ، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان(۱۳۴۰ھ)، رضا فاؤنڈیشن، لاہور۔

۶۸۔ فتح الباری شرح صحیح البخاری، امام حافظ احمد بن علی ابنِ حجر عسقلانی(۸۵۲ھ)، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۔

۶۹۔ عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، **امام بدر الدین محمود بن احمد عینی** (**۸۵۵ھ**)، دار احیاء التراث العربی، **بیروت، لبنان۔**

۷۰۔ ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ، **امام محب الدین طبری** (**۶۹۴ھ**)، مکتبۃ القدسی، **قاہرہ، مصر۔**

۷۱۔ سمط النجوم العوالی فی انباء الاوائل والتوالی، **شیخ عبدالملک بن حسین** (**۱۱۱۱ھ**)، دار الکتب العلمیۃ، **بیروت، لبنان۔**

۷۲۔ نوادر الاصول فی احادیث الرسول ﷺ، **امام محمد بن علی ترمذی** (**۳۲۰ھ**)، دار الکتب العلمیۃ، **بیروت، لبنان۔**

۷۳۔ اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، **امام عز الدین ابوالحسن ابنِ اثیر جزری** (**۶۳۰ھ**)، دار ابن حزم، **بیروت، لبنان۔**

۷۴۔ العقد الفرید، **امام احمد بن محمد بن عبد ربہ اندلسی** (**۳۲۸ھ**)، دار الکتب العلمیۃ، **بیروت، لبنان۔**

۷۵۔ خلاصۃ الوفا باخبار دار المصطفیٰ ﷺ، **امام نورالدین علی بن عبد اللہ سمہودی** (**۹۱۱ھ**)، کتاب ناشرون، **بیروت، لبنان۔**

۷۶۔ اتحاف السادۃ المتقین، **علامہ مرتضیٰ زبیدی** (**۱۲۰۵ھ**)، دار الکتب العلمیۃ، **بیروت، لبنان۔**

۷۷۔ البدر التمام شرح بلوغ المرام، **شیخ حسین بن محمد مغربی** (**۱۱۱۹ھ**)، دار الکتب العلمیۃ، **بیروت، لبنان۔**

۷۸۔ شفاء الفواد بزیارۃ خیر العباد ﷺ، علامہ سیّد محمد بن علوی مالکی (۱۴۲۵ھ)، المکتبۃ العلمیۃ، بیروت، لبنان۔

۷۹۔ فیضانِ صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ، المدینۃ العلمیۃ مکتبۃ المدینہ، کراچی۔

۸۰۔ شرح نہج البلاغۃ، عبد الحمید بن ہبۃ اللہ ابنِ ابو حدید (۶۵۶ھ)، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۔

۸۱۔ الشافی فی الامامۃ، علی بن حسین موسوی (۴۳۶ھ)، مؤسسۃ الصادق، طہران، ایران۔

۸۲۔ تلخیص الشافی للطوسی، محمد بن حسن طوسی (۴۶۰ھ)، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۔

۸۳۔ عیون اخبار الرضا، علی بن بابویہ قمی (۳۸۱ھ)، مؤسسۃ الاعلمی للمطبوعات، بیروت، لبنان۔

۸۴۔ بحار الانوار ،باقر مجلسی (۱۱۱۱ھ)، دار الرضا، بیروت ،لبنان، مؤسسۃ الوفاء، بیروت، لبنان۔

۸۵۔ الفوائد الطوسیۃ، محمد بن حسن حر عاملی (۱۱۰۴ھ)، المطبعۃ العلمیۃ، قم، ایران۔

۸۶۔ النہی عن سب الاصحاب وما فیہ من الاثم والعقاب، امام ضیاء الدین محمد بن عبد الواحد مقدسی (۶۴۳ھ)، الدار الذہبیۃ، قاہرہ، مصر۔

بیاں ہو کس زباں سے مرتبہ صدیق اکبر کا

کلام: مولانا حسن رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ

بیاں ہو کس زباں سے مرتبہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا
ہے یارِ غار محبوبِ خدا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا

الٰہی رحم فرما خادمِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہوں
تری رحمت کے صدقے واسطہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا

رُسل اور انبیا کے بعد جو افضل ہو عالم سے
یہ عالم میں ہے کس کا مرتبہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا

گدا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا خدا سے فضل پاتا ہے
خدا کے فضل سے میں ہوں گدا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور خدا کا مدح گو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا خدا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا

ضیا میں مہر عالم تاب کا یوں نام کب ہوتا
نہ ہوتا نام گر وجہِ ضیا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا

ضعیفی میں یہ قوت ہے ضعیفوں کو قوی کر دیں
سَہارا لیں ضعیف و اَقویا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا

خدا اِکرام فرماتا ہے اَتْقٰی کہہ کے قرآں میں
کریں پھر کیوں نہ اِکرام اتقیا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا

صفا وہ کچھ ملی خاک سرِ کوے پیمبر سے
مُصفّا آئینہ ہے نقشِ پا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا

ہوئے فاروق و عثمان و علی رضی اللہ عنہم جب داخلِ بیعت
بنا فخرِ سلاسِل سلسلہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا

مقامِ خوابِ راحت چین سے آرام کرنے کو
بنا پہلوے محبوبِ خدا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا

علی رضی اللہ عنہ ہیں اُس کے دشمن اور وہ دشمن علی رضی اللہ عنہ کا ہے
جو دشمن عقل کا دشمن ہوا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا

لٹایا راہِ حق میں گھر کئی بار اس محبت سے
کہ لُٹ لُٹ کر حسؔن گھر بن گیا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا

ہیں کتنے ضیابار صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ

امیر المجاہدین حضرت علامہ مولانا خادم حُسین رضوی رحمۃ اللہ علیہ کے پہلے عرس شریف کے موقع پر مورّخہ ۱۴؍ ربیع الآخر ۱۴۴۳ھ، ہفتہ، ۲۰؍ نومبر ۲۰۲۱ء کو دارالعلوم نوریہ رضویہ (کہکشاں کلفٹن، کراچی) کے زیرِ اہتمام دوسرے طرحی منقبتی مشاعرے کے لیے یہ منقبت تیار کی گئی۔

مصرعِ طرح: ہیں محبوبِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ

ہیں کتنے ضیابار صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ
ہدایت کے مینار صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ

رہے زندگی بھر حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
محبّت میں سرشار صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت میں قرباں ہوئے جو
ہیں وہ صاحبِ غار صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ

محب بھی ہیں لیکن ہے یہ بھی حقیقت
ہیں محبوبِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ

ہُوئیں آپ کی چار پشتیں صحابی
صحابہ رضی اللہ عنہم کے سردار صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ

زمیں پر نبیﷺ کے وزیروں میں پہلا
ہے نامِ پُر اَنوار صدّیقِ اکبرؓ

کِھلا اَوّلاً آپ ہی سے نبیﷺ کی
خلافت کا گلزار صدّیقِ اکبرؓ

ہیں ختمِ نبوّت کے اَوّل مجاہد
نبیﷺ کے وفا دار صدّیقِ اکبرؓ

جہانِ صداقت میں ضرب المثل ہیں
صداقت کے مے خوار صدّیقِ اکبرؓ

وہ پرہیزگاروں میں افضل تریں ہیں
ہیں تقوے کے معیار صدّیقِ اکبرؓ

ہُوئے دفن پہلوئے سرکارﷺ میں جو
نبیﷺ کے ہیں وہ یار صدّیقِ اکبرؓ

ندیمؔ! ایسا ہو کاش دیں دادِ تحسیں
سنیں جب یہ اَشعار صدّیقِ اکبرؓ

ندیم احمد ندیمؔ نورانی

تاریخِ نظم: ۱۲؍ربیع الآخر ۱۴۴۳ھ،
جمعرات، ۱۸؍نومبر ۲۰۲۱ء

مقام واَوَّلِیّتِ

حضرت سیّدنا ابو بکر صدّیق عبد اللہ بن اَبی قُحافہ عثمان رضی اللہ عنہما

وصال: ۲۲/جمادی الآخرہ ۱۳ھ

کلام: ندیم احمد ندیم نورانی

مقامِ قرب ہے کیسا مِرے صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا
نبی کے ساتھ ہے روضہ مِرے صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا

رسولوں اور سارے انبیا کے بعد میں بے شک
ہے سب سے مرتبہ اعلیٰ مِرے صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا

عمر فاروق، عثمانِ غنی، حیدر علی رضی اللہ عنہم سے بھی
مقام و مرتبہ بالا مِرے صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا

وہ دس جن کو حبیبِ رب نے جنّت کی بِشارت دی
ہے اُن میں نام بھی پہلا مِرے صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا

جو خلفائے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بننے کی باری تھی
تو نمبر پہلا ہی آیا مِرے صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا

وہ یارِ غارِ محبوبِ خدا ہیں، ہر صحابی سے
مقدّر ہے جداگانہ مِرے صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا

صحابی چار پشتیں: باپ، خود، اَولاد اور پوتا رضی اللہ عنہم
مبارک ہے نسب کتنا مِرے صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا

قرآنِ پاک "اَلۡاَتۡقٰی" سے اُن کو یاد کرتا ہے
مثالی کیوں نہ ہو تقویٰ مِرے صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی تصدیق کرنے پر
لقب "صدّیق" رکھا تھا مِرے صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا

ضیائے طیبہ اپنا سر عقیدت سے جھکاتی ہے
سنائے جب کوئی نغمہ مِرے صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا

مبارک ہو، نؔدیم احمد! کہ تو نے بھی محبّت سے
کیا اَشعار میں چرچا مِرے صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا

افضلیت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اور
مشائخ چشت اہلِ بہشت

مُفتی مُحمّد اکرام المحسن فیضی

انجمن ضیاء طیبہ